

U.0433

v - d
17/57 2/5

شکر خالق ذی المزن که رساله اردو حاوی احکام نو اقل و سن یعنی



شیر جو پور مدرسہ جناب حاجی محمد امام بخش صاحب دام اقبال ام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہان تاب ہی ابتلا کی مجھی بتنا ہی تیری عطائی مجھی بہ جناب محمد سید خدانی بہ
 ہدایت کی راہ لقا کی مجھی بہ جو میں آل و صحابہ و ہونے پہلی بتنا ہی ہی اہ لقا کی مجھی
 ہوازل تیری رحمت اور خدایہ ہی خواہش قبول دعا کی مجھی بہ بعد حمد و صلوات کے
 خدمت میں آیا بخت اور صحابہ فطنت کی فقیر یا فقیر محمد عبد اللہ
 لکھنوی ابن مولانا محمد امین اللہ اوصلہ الی خاتہ نمناہ التماس کرنا ہی کہ جبکہ
 کشش آب و دلہ سی یہ فقیر جو پور میں آیا بعضو کو سفن اور نوافل کی بجا متوجہ پایا
 اس امر کا خیال ہوا کہ اگر ایک رسالہ سب تم کی سنن اور نوافل پر مشتمل ہو اور لوگوں
 کو اور ہی دوسرے کو خدا کی فضل سے نفع ملانے کا قصہ کامل ہو اور مفارق و اصل ہو
 ارادہ الہی جب عزیز ہو جائے رسالہ کری سنن ہو نام اسکا القبول الحسنہ
 فیما يتعلق بالنوافل و اسنن ہی اور نظر غوری و دیگر کتب اور
 نوافل کا یعنی اسی نظر سے مزب ہوا ایک اصل اور دو نسخ اور ایک نسخہ

اصل میں مسائل ضروریہ جو سن اور نوافل سے متعلق ہیں اور نکاح بیان ہی اور شاخ
 اول میں دو غرہ بین ثمرہ اول میں سن موکدہ جو ہر دن رات سن پڑی جاتی ہیں
 اور اوکلی بعضی احکام اور سنین جمعہ کی اور ثمرہ ثانیہ میں ہر دن رات کی سن سن
 موکدہ آورد و سری شاخ میں ہی دو غرہ بین ثمرہ اول میں نمازین جو ہر سال پڑتے
 جاتی ہیں اور ثمرہ ثانیہ میں وہ نمازین جو حسب اتفاق پڑھی جاتی ہیں اور ذابہ میں
 مزہ ہی اور وقتوں کی سیانگنا جن سن اور نوافل کردہ ہیں اہل الضان سے اسے
 کہ قطر اطلاق سے نگاہ کریں اگر غلط یا دین عیب پوشی فرما کی فقیر کو آگاہ کریں ^{مستحق}
و پستین اصل اور مسائل ضروریہ میں جو سن اور نوافل سے متعلق ہیں ابو
 داؤد کی روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جس کسی کی نماز فرض میں کچھ نقصان
 ہو گا فرمایا یکا پروردگار کہ دیکھو ای فرشتوں اس بندے کی نمانہ اعمال میں سنت اور
 نفل ہی پر اللہ جل شانہ اوس نقصان کو اس سنت اور نفل سے پورا کرے گا اس سے معلوم
 ہو گا اگر کسی نے نماز فرض ناقص پڑھی نفل اوسکی ہی مقبول ہوتی ہی اور نفل اور
 سنت کی سنت کعتوں میں سورۃ فاتحہ کی بعد کوئی سورہ ملا یا پنا ہی اور مطلق نفل
 کی سنت اور نفل ادا ہوتی ہی اگر معین کری اور نام خاص لی بہتری اور
 نفل رات میں پڑنا بہتری دن کی نفل سے آوردن کی نفل میں قراءت آہستہ کری اور
 راتین اختیاری اگر اکیلی پڑتا ہی اور اگر امام ہی تو جو جسے بچار کی پڑنا پنا
 ہی آوردن میں ایک سلام سے چار رکعت سے زائد اور رات میں ایک سلام سے آٹھ
 رکعت سے زائد نفل پڑنا مکروہ خشیدی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 منقول نہیں ہوا اور بہتر دن رات میں امام عظیم جمہ اسد کی نزدیک چار
 رکعت ہی ایک سلام سے اور امام ابو یوسف اور امام محمد علیہ الرحمہ کی نزدیک رات میں

دو در رکعت ایک ایک سلام سی پڑھنا بہترین اور معراج الدرر نہ بین اسی
 فتویٰ لکھا ہی سنت موکدہ اور فرض کی درمیان میں بولنا یا جو کام میں اذان
 ہو تو خیر لے کی جیسی کہانا اور پینا اور بیع اور شراوہ کام کرنا اس سے ثواب سنت کا
 کم ہو جاتا ہی اور وہ سنت فاسد نہیں ہو جاتی اصح مذہب میں پھر اگر وہ سنت
 کی نقل کی ہی جیسی سنت فجر کی یا چار رکعت لہر کی تو اس سنت کو پھر ہی
 جس میں ثواب کامل ملی اور یہ جو پھر پڑھی گایہ سنت ہوگی اور پہلی نقل ہوگا
 اور اگر وہ سنت فرض کی بعد کی ہی تو اسکی نقصانکی اوٹنی کی کوئی راہ
 نہیں ہی اور درمیان سنت اور فرض کی قرآن پڑھنا یا حدیث پڑھنا یا درود
 پڑھنا یا اللہ کا ذکر کرنا یا بات ضروری کہنا مکروہ نہیں ہی جو کلام کہ خالی ہو
 اسد اور رسول کی ذکر سی اور ضروری نہ ہو وہ مکروہ ہی ترغیبی نی عاشق
 رضی اللہ عنہما سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑھتی ہی
 سنت فجر کی پھر اگر کچھ حاجت ہوتی تو مجھسی ثابت کرتی اور نہیں تو فرض کے
 واسطی باہر تشریف لےجا آد سنت کو اگر حق جانکی کوئی نہ پڑھی تو گنہگار
 ہی اور شرح منیہ میں لکھا ہی کہ صحیح یہی کہ گنہگار نہوگا لیکن درجات اور پورا
 سی محروم رہیگا اور سخت ملامت ہوگا اور اگر حق نہیں جانتا تو تردد یا باز
 میں ہی اور سنت موکدہ ہو خواہ نقل سوامی سنت فجر کی اوی بیٹہ
 کی بلا عذر پڑھنا باوجود قدرت کہڑی ہوئی کی اور لیٹ کی بغیر پڑھنا
 درست ہی خواہ ابتدا سی بیٹھی پڑھی اور خواہ شروع کیا ہو کہڑی ہو لہر پھر
 بیٹھی بلا عذر اور خواہ شروع بیٹھی ہوئی کری پھر کہڑا ہو کی سبنا کچھ
 پڑھی یا بلا پڑھی کبھی کری اور اگر اوٹنا مگر سبنا نہوا اور رکوع میں کرنا

اس حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کسی نے نماز میں کچھ حاجت ہو تو سنت فجر کی پڑھنے کے بعد اگر کچھ حاجت ہو تو اسے پڑھنے سے روکنا جائز ہے اور اگر وہ سنت فرض کی بعد کی ہے تو اسے پڑھنے سے روکنا بھی جائز ہے۔

نماز یا تہنہ ہوگی اور صورت یغذریں نواب مہینی والی کا نصف تو اب
 کھڑی ہوئی والی کا ہی اور صورت غدیر میں جسی سیاری وغیرہ ہو برابری اور
 نفل میں تکیہ اور ٹیک لگانا عصبانہ و عوار وغیرہ پر یغذریں بلا غدر درست ہے
 اور اگر اٹھوہی نفل پڑی بلا غدر تو درست نہیں ہی اور نفل تصد شروع کر
 سی واجب ہوئی ہی اگرچہ شروع کی ہو طلوع یا غروب کی وقت ہر اگر شروع
 کر کی تو طری قضا واجب ہوگی اور نہ قضا بعد نماز صبح کی آفتاب نکلنے تک
 اور بعد نماز عصر کی آفتاب ڈوبی تک جائز نہیں ہی کذانی الارکان اور جموی
 فی لکھا کہ وقت مکروہ میں جو نفل شروع ہو توڑنا اور سکا واجب ہی اور اوسکی
 قضا اگر وقت مکروہ میں پڑی جاوی درست ہی اور اگر اگر نفل شروع کر کی
 تو طری قضا اوسکی واجب نہیں ہی اگر قعدہ اخیر کی بعد ہو ہی کھڑا ہوا اور
 پانچون رکعت پڑنی لگا پھر تو طری قضا اوسکی لازم نہیں ہی اور اگر تمام نماز
 ظہر پڑتا ہی اور کسی فی زیت نفل اوسکی اقتدا کی بخمال اسکی کہ وہ ظہر چکا
 ہی پھر یاد پڑا کہ ظہر نہیں پڑی ہی پھر توڑا اوس اقتدا کو اور ظہر کی نیت کر کی
 اقتدا کی اور تکیہ کہی قضا اوسکی ذمہ پر لازم نہیں ہی اور اگر شروع کیا نماز ظہر
 کو مثلاً سگان اسکے کہ نماز ظہر نہیں پڑی ہی پھر یاد آیا کہ ظہر چکا ہی اب پھر نماز
 نفل ہوگی مگر تمام کرنا اس نماز کا اوسپر لازم نہیں ہی اور اگر تو طری قضا لازم
 نہیں آتی اور مرد و فرض پڑی اور سنت ہو کہ وہ ہی اور نوافل بغیر اجازت
 آقا کی نہ پڑی اور عادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفر میں سنن کی باب
 میں مختلف تہی ترمذی فی براہین عازب رضی اللہ عنہ سی روایت کے
 کہ عوارہ رہا میں پیغمبر کی ہاتھارہ سفر میں نہ دیکھا میں فی ایکو کہ چوڑا ہو آپ فی

دو رکعت بعد از ہفتی آفتاب قبل ظہر لی آدر ترضی فی ابن عمر رضی اللہ عنہما
 روایت کی کہ پڑھی من فی پیغمبری ساتھ سفر من فرض ظہر لی دو رکعت اور دو
 رکعت بعد اسکے اور جامع الاموال من روایت ہی ان عمر رضی اللہ عنہما ہی کہ بت
 رکھی من فی ساتھ پیغمبری اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کی اور نہیں دیکھا من فی
 کہ قبل نماز ظہر کی با عصر کی با بعد اسکے نماز نفل کو پڑھا ہو اور سفر السعادت میں
 ہی کہ مروی نہیں ہی کہ سفر من کوئی سنت موکدہ آئی پڑھی ہو مگر نہ فجر کی اور
 عطا کا اس باب میں اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں بہتر یہ ہی کہ سنت پڑھی اور
 بعضی کہتی ہیں کہ پڑھی اور بعضی قائل ہیں کہ سنت موکدہ پڑھی اور نوافل
 نہ پڑھی اور بعضی سنت چارگانہ من قدر درست کرتی ہیں جیسی فرض چارگانہ من
 قصر ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ طبعی ہوئی راہ من سنت نہ پڑھی جب مقام راہ سے
 پہنچی اور بعضی کہتے ہیں کہ نوافل ہی فرض کی پڑھی اور بعد فرض کی پڑھی اور یہی کہتی ہیں کہ
 سنت فجا اور سفر سے کی پڑھی اور باقی نہ پڑھی اور درختا میں ہی کہ اگر ان
 اور قرار ہو تو سنت پڑھی اور اگر خوف اور فرار ہو تو نہ پڑھی اور یہی مذہب
 مختار ہی اور بہتر سن اور نوافل من ہی کہ اگر میں پڑھیں جاوین اور اگر
 مسجد میں پس اگر امام نماز میں ہو تو دروازہ مسجد پر بیٹھا بہتر ہی یا مسجد خارج
 میں پڑھی اگر امام دال من جو یا دال من پڑھی اگر امام خارج من جو یا ستو
 کی سچی پڑھی اور صف کی سچی بغیر حال کی گروہ ہی اور زیادہ مکر وہ یہ ہی کہ پڑھی
 صف من قوم ہی ملکی اور اگر امام فی نماز نہیں شروع کی تو پڑھی اور سکون مسجد
 جہان چاہی اور وہ نہیں جو بعد فرض کی ہیں اولکو اگر مسجد میں پڑھی تو تیر ہی
 کہ جس جگہ فرض ہی ہی ایگقدم وہاں ہی سنت کی پڑھی اور امام اپنی مصلی سے

چھی یا بائین طرف پڑھی اور ارکان میں بھی بعد فرض کی فی فضل سنت پڑھنا اور
 سنت کو ساتھ فرض کی تلاکی پڑھنا مکروہی اور سبب یہ ہی کہ بعضی بعد فرض
 اس قدر کہ کہی اللہم أنت السلام ذک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام
 یہ کراہو کرستین پڑھی اور سنت اس قدر بیٹھائی خواہ یہ دعا پڑھی خواہ دوسرے
 اور پھر یہی کہ دعائیں بعد فرض کی طول نہ کری جو بیٹھنا ہو بعد سنت کی پڑھی
 اور بعضی فقہا کہتی ہیں کہ اس قدر ہی یاد دہانی پڑھی اور طوائفی کہ کہا ہی کہ پڑھی
 یہی کہ سب سنتیں اور نفلین پڑھیں جاہلین کہہ میں مکر تراویح اور تحفۃ المسجد اور
 بعضوں نے کہا کہ کسی گہر میں پڑھی اور کسی مسجد میں اور بعضی کہتی ہیں کہ چنان
 اخلاص ہو اور ریاسی دوری ہو دین پڑھی گہر ہو یا مسجد اور فقید ابو جعفر نے
 کہا اگر ڈر ہو کہ مسجدی نکلے اور کام میں مشغول ہو جائیں گی تو مسجد میں پڑھی اور
 نہیں تو گہر میں اور بعضوں نے کہا کہ سنتیں مکرکہ مسجد میں پڑھی جائیں تا
 تمت راضی ہوئی کی رنگلی اور ملا علی فارسی نے کہا کہ متابعت فی حقہ فی صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہتری کسی کی گفت پڑھو وہی کہہ کام نہیں ہی سبب
 نفل کو غیر معتکف کہو واسطی ہی اور معتکف مسجد میں پڑھی! اتفاق اور اگر جاہ
 رکعت کی نیت ہی نفل پڑھی اور نہ بیٹھنا چہ من قصد اجبہ بالتمہ رکعت
 پڑھی اور فقط اخیر من قعدہ کیا امام محمد رحمہ اللہ کی نزدیک فاسد ہوگی اور
 امام ابو یوسف اور امام غنیم رحمہما اللہ کی نزدیک درست ہوگی اور اگر
 میں رکعت نفل پڑھی اور بعد دو رکعت کی نہ بیٹھا صحیح یہی کہ نماز فاسد ہوگی
 اور اگر بعد دو رکعت ہی نہ بیٹھا ہو اور کہا ہو اور یا رکیا کہہ میں نہیں بیٹھا
 عود کری اور علی زردوی کی نزدیک نہ عود کری اور اگر سنت چار رکعت کی پڑھی

کی تھی اور کبڑا ہوا میری رکعت کی طرف تو عود کری اتفاقاً اور اگر عود نہ کیا نماز
 فاسد ہوگی اور وہ نماز جس میں جماعت وارد نہیں ہوئی ہی اوستکو جماعت
 پڑھنا مکروہ ہی اگر بطور تداوی کی ہو اور تداوی کا سبب ہی جمیع ہونا اسواسطی کہ یہ
 جمع ہونا غیر مذکورہ بلا ہای اور تداوی کی بہتر ہی کہ اقتدار کم چار آدمی ایک امام کی ساتھ
 اور اگر کسی پر صاف من نماز فکی باقی موفصل اوستکی ہی درست ہو جاتی ہی شیاخ
اول اسپن دو غروبین شہرہ اول اسپن بنن سوکدہ اور اوکی بعض حکم
 اور جمعہ کی سنتوں کا ذکر ہی اور سنت سوکدہ اوس نماز کو کہتی ہیں جسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہمیشہ پڑھا موفصل جائگروہ بارہ رکعتیں ہیں ذرات میں تریندی ہی روایت کی
 ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوڑی درخت
 میں بارہ رکعت بناویکا اللہ اوسکی واسطی مکان جنت میں جا قبل فرض ظہر کر
 اور دو بعد اوسکی اور دو بعد فرض مغرب اور دو بعد فرض عشا اور دو قبل فرض
 فجر کی اور ابو ذر اودنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہے
 کہ بہر بارہ رکعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکالمین پڑھتی تھی اور قوی
 ان سے سنتوں میں دو رکعت سنت فجر کی ہی بعد اوسکی سنت مغرب کی بعد اوسکی
 سنت ظہر کی بعد اوسکی سنت عشا کی بعد اوسکی سنت ظہر کی پہلا
 کی اور حضور نے کہا ہی کہ سنت ظہر کی قبل کی اور ظہر کی بعد کی ایک مرتبہ ہیں
 ہیں بعد سنت فجر کی اور مسلم نے روایت کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی کہ وہ فرمایا
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت سنت فجر کی بہتر ہی دنیا اور
 اوسکے متاع اور سہا ہی اور تریندی میں ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنت مغرب کی شان میں جب صحابہ ہی میں

سنت مغرب کی تاملین جب صحابہ سے من پڑنی لگی کہ اس نماز کو کہہ کر
 پڑھو اسی وجہ سے بعضی علما کہتی ہیں کہ سنت مغرب کی اکثر مسجد میں پڑھنے
 جائی اور انہو کی اور بعضی کہتی ہیں مسجد میں پڑھنی والا کننگار ہوگا اور اکثر لو
 کا یہ مذہب ہی کہ کہہ میں پڑھنا اولی ہی اور مسجد میں پڑھنی کا کچھ مضائقہ
 نہیں ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سنت کو اکثر کہہ میں پڑھنی
 اور مسجد میں ہی یہ سنت آپ لی پڑھی تھی تریزی فی خدیض رضی اللہ عنہ ہی اور
 کی کہ پیغمبر خدائی نماز مغرب کی پڑھی اور عبادت کی مسجد میں نماز پڑھی عتبات
 اور اکثر آپ لی اس سنت میں قل یا اور قل ہو اللہ کو پڑھی اور کبھی کبھی قرآن
 بھی کی ہی اور روایت کی ہی از زین فی کحول شامی ہی جو تابعین میں ہے
 میں کہ فرمایا حضرت پیغمبر نماز مغرب کی کلام نگری اور جلدی دو رکعت پڑھ
 نماز اولی مقام علیین میں پہنچتی ہی ہے مقبول ہوتی ہی اور سنت
 فجر کی پہلی رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل یا اللہ پڑھنا سنت اور قرأت
 لنبی کرنا اس میں خلاف سنت ہی بلو رالم شرح اور الم ترکیف اس میں پڑھنا
 واسطی دفع مکر دشمن کی محبوب ہی اور سب ہی زیادہ نا لید سنت فجر کی ہی
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی اسکو کہی ترک نہیں کیا اور بعضی ہا سی جہا
 کہتی ہیں اور جو نہ ہی ہا سکی منکر کے کفر کا اور بی عذر اس سنت کو سوار نا
 جتنی پڑھنا نہیں درست ہی اور جو عالم باطنی کہ لوکل اولی فتوی کی محتاج
 ہوں اور سنت پڑھنی میں حرج ہو نا ہو اسی سنت فجر کی ترک کہنا کہ سنت
 نہیں ہی بخلاف اولی فتوی کی کہ اوکار کہ درست ہی اور سخت ہی کہہ
 سنت فجر کی داہنی کر وٹ لیت رہی تریزی فی عائشہ صدیقہ رضی اللہ

سی روایت کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کرتی تھی اور بعضی کہتے
 ہیں کہ یہ لبتا حضرت کا واسطے آرام و استراحت کی تھا کہ نماز تہجد کی محنت دفع ہو
 جائی کچھ عبادت کی نظر سے نہ تھا اور اگر فوت بجای سنت فجر کی فرض کے ساتھ
 تو قضا کری بعد طلوع اور بلند ہوئی آفتاب کی دوپہر تک اور بعد وہر کی سنت
 ساقط ہو جاتی سی اور یہی صحیح ہی اور اگر فقط سنت فوت ہوئی نہ فرض تو
 امام محمد رحمہ اللہ کی نزدیک اسکی قضا کر لی بعد طلوع اور بلندی آفتاب کی
 اور امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کی نزدیک قضا اسکی
 نہیں ہی اور اگر سنت فجر کی پڑھی اور نماز فرض کی فوت ہوئی تو جب قضا
 کری فرض کو تب اعادہ سنت کا ضرور نہیں اور اگر کسی نی دور کعت پہ
 بیت نماز تہجد کی یا بیت سنت عشا کی پڑھی پھر معلوم ہو کہ بعد طلوع صبح
 صادق کی رہہ دو رکعت پڑھی گئی تو یہ دو رکعت سنت فجر کی ہو جائیگے
 اور اگر کسی شخص نے امام کو فرض فجر میں پایا اور جانتا ہی کہ سنت پڑھی
 ایک رکعت فرض کی ٹیگے تو وہ علیحدہ نصف سی سنت پڑھ کی ترک ہو جائی
 اور اگر چاہی کہ دو رکعت فوت ہو جائیگے تو سنت نہ پڑھی امام کی
 ساتھ شریک ہو جائی اور خراج نہیں ہی کہ اگر چاہی کہ شہد امام کا بھی ہو گا تو
 سنت پڑھ کی شریک ہو جائی اور اگر پھر میں امام کو پایا تو سنت قبل ظہر کی نہ پڑھی
 فرض میں شریک ہو جائی پھر بعد فرض کی چار رکعت جو پہلی سنت ہی پڑھے
 دو رکعت جو پہلے سنت ہی پڑھی اور بعضی حنفیہ اسکا اولتا فرماتی ہیں یعنی
 دو رکعت پڑھ کی وہ چار رکعت پڑھی اور ابن ہمام نے ایک مختار کیا ہے
 بیان مسنون جمعہ کا بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت

کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ پڑھنے کی مکاتبہ میں تشریف لائے
 وہاں دو رکعت پڑھتی تھی اور تریذین ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عظمیٰ فرماتا ہے
 تھی بعد نماز جمعہ کی دو رکعت کا اور بعد اوسکی چار رکعت کا اور عطانی کہا کہ
 میں نے دیکھا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہ پڑھی اوہوں نے نماز جمعہ کی دو رکعت
 پہ چار رکعت اور سنت امام عظیم رحمہ اللہ کی نزدیک بعد جمعہ کی چار رکعت
 ہی مسلم نے روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے جب کسی کو فراغت ہو نماز جمعہ سے چاہی کہ پڑھی اور نماز
 چار رکعت اور پہلے چار رکعت ایک سلام سے پڑھی اگر دو سلام سے پڑھی چار
 سنت ادا ہوگی اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کی نزدیک چہ
 رکعت سنت ہی بعد جمعہ کی چاہیے اور پہر دو اور یہی بہتری اختلاف میں
 نہ پڑھی اور اگر پہلی دو پڑھی پہر چار کہ مضائقہ نہیں ہی اور چار رکعت سنت
 قبل جمعہ کی ایک سلام سے ہی ثابت ہی شرح منیہ میں اسکو مصرح لکھا ہی
 اور تریذی نے روایت کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پڑھتی تھی قبل جمعہ کی چار
 رکعت اور بعد جمعہ کی چار رکعت اور سیوطی نے جمع الجوامع میں ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے نقل کی کہ جو پڑھنی والا ہو نماز جمعہ کو چاہی کہ پڑھی قبل نماز جمعہ کی چار
 رکعت اور دو رکعت چار رکعت اور مواہب میں روایت ہی نافع سے کہ ابن
 عمر رضی اللہ عنہما دراز کرتی تھی اوس نماز کو جو جمعہ کی پہلی پڑھتے تھے
 آپ ظاہر ہوا کہ بعض حدیثوں میں جو اس سنت کا انکار کیا ہی وہ صحیح
 نہیں اور اگر سنت قبل جمعہ کی کسی نے شروع کی اور پہر خطیب مشہر واسطے خطبہ
 کی پڑھا تو اوس سنت کو نہ توڑی الکی پڑھ کی تمام کری پھر ہر شانہ سنہین

غیر موکدہ بردشات کی اب مذکور ہوئی ہیں **تحتیة الوضوء** دو رکعت بعد وضو
 کی قبل خشک ہوئی اعضا کی مسح ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان
 وضو کری یا چھی طرح پہر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھی خشوع دل سے واجب ہوگی اور
 واسطی جنت آوری اگر وضو وقت مکروہ میں کیا تو یہ نماز نیز پڑھی اور مستحب اس دو
 رکعت میں یہ ہے کہ پہلی پڑھی اور اس نفل میں نیت مطلق نفل کی کری اور تہیة الوضوء
 یا شکر الوضو کہنا ثابت نہیں ہے اور بعض فقہانی لکھا ہے کہ بعد غسل کی یہی دو
 رکعت نہیں مستحب ہے **تحتیة المسجی** یعنی کہتی ہیں مسجد میں جب آوی بیٹھی
 پہر کھڑا ہو کر دو رکعت پڑھی اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ یہ کام عوام کا
 ہی اسکا اعتبار نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ قبل بیٹھی کی دو رکعت پڑھی امام محمد
 رحمہ اللہ نے موطن میں روایت کی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی کوئی مسجد میں نماز پڑھی دو رکعت قبل بیٹھی
 کی اور اگر شہدہ گیا تو ادا ہوگی پڑھی اور اگر تمام دن میں کسی مرتبہ مسجد میں
 آوی تو ایک مرتبہ اول خواہ اخیر تہیة المسجد کافی ہے اور مسجد میں فرض پڑھنے
 کی نیت سے آنا مفرد ہو یا امام یا مقتدی قائم مقام ہی تہیة المسجد کی اور
 اگر بسبب حدث یا خوف یا کراہت وقت یا ازہام کی تہیة المسجد فرضی پرورد
 نہیں ہے تو مستحب ہے چار مرتبہ کہی **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ**
واللہ اکبر اور منقول ہے بعضی سلف سے کہ یہ کہنا باری در رکعت کی اور ظہیر
 میں ہے کہ مکہ میں طواف بیت اللہ کا قائم مقام تہیة المسجد کی اور ملا علی قاری نے
 لکھا کہ جو داخل ہو مسجد حرام میں بقصد طواف کی وہ پہلی طواف کری اور نیز
 تو پہلی نماز پڑھی اور جو مسجد نبوی میں آوی وہ پہلی تہیة المسجد پڑھی پھر زیارت

ارباب کی لڑی اور جب آوی سہی میں اور امام خطیب پر متا تو جو پیشی اور توحید محمد
 نہ پڑھی صلوة الاذان ترمذی کی روایت کی برین رضی اللہ عنہ
 سی کہ ابکر و بعد نماز صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ
 کو بلائی فرمایا کس عبادت کی سبب سی تو میری اکی چلتا تھا بہشت میں غم
 کیا یا رسول اللہ جب جنتی اذان کہی تب دو رکعت نفل پڑھی یعنی دو سارا
 اذان واقامت کی اور جب بھی حدت ہو انبیا میں فی وہو کر کی رکعت
 نفل تہتہ الوضو کو اور اگر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ انہیں دو
 خصلتوں سی یہ درجہ توئی پایا نماز شراوق بہ نماز سبب ہی دو رکعت
 کہ ان فی حاشیۃ الطحاوی اور ترمذی فی حضرت انس رضی اللہ عنہ سی روای
 کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پڑھی نماز صبح کو ساتھ جماعت کی پھر
 پیشی یاد کرتا ہو اللہ کو آفتاب کی طلوع تک پھر پڑھی دو رکعت تو ملے گا نون
 اور کوچ اور عمرہ کا پورا پورا اور بعضے مشائخ وقت نماز اشراق کا
 آفتاب کی ایک بار و نیزہ بلند ہوئی سی دو ساعت تک اور وقت نماز
 کا دو ساعت سی وہ پھر تک بٹھراتی ہیں اور کہتی ہیں کہ نماز اشراق کی دو
 رکعت یا چار ہی اور نماز جاہشت کی چار سی بارہ تک اور واقع حدت
 مخفی ترمذی کہ اس تخصیص فقہین پر کوئی دلیل قائم نہیں ہی اور شیخ عبد
 محدث دہلوی لکھا ہی کہ حقیقت میں ایک وقت ہی اور ایک نماز اول
 وقت اور کا اشراق ہی اور آخر وقت قبل دوپہر اور بعض اوقات
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں وقتوں میں نماز پڑھتی تھی سی
 سی مکان کہا لوگون فی کہ دو وقت میں اور دو نماز نماز جاہشت

یہ نماز مستحب ہی اقل دو رکعت اور اگر بارہ رکعت اور او اسکی درمیان میں
 حصدق رہو اسکی ابو داؤدنی روایت کی معاذی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے جو مٹی مصلے پر بعد فراغت نماز صبح کی یہاں تک کہ چڑھی دو رکعت
 نماز چاشت کی اور نہ بولی اس درمیان میں مگر اچھی بات بخشی جائے کہ خطا
 او اسکی اگر چہ چون کھن دریا سی رائد اور ترقی نی روایت کی اس رضی اللہ
 عنہا سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو چڑھی نماز چاشت بارہ رکعت
 بنا بنگا اسداو اسکی واسطے مکان سو بکا بہشت میں اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ
 عنہا نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز چاشت کی چڑھی ہی بارہ رکعت
 اور بخاری نے روایت کی ام ہانی سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری
 گہر میں شریف لائی جس روز فتح ہوا مکہ پر غسل فرمایا اور بری آب بنی اتمہ
 رکعت ہنہن دیکھی میں نے کوئی نماز ملالی اس سی مگر اطمینان سی کرتی تھی رکوع او
 سجدہ کو اور وہ نماز چاشت کی تھی اور عالم کی جابر بن عبد اللہ سی منقول کیا کہ
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکعت نماز چاشت چڑھی اور در مختار
 میں ہی کہ چار رکعت مستحب ہی اور یہی معتدی مسلم نے روایت کی معاذہ سی
 کہ میں نے بوہابی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کی رکعت چڑھی تھی پیغمبر خدا
 نماز چاشت کی فرمایا چار رکعت اور زیادہ کرتے حصدق خدا جانتا اور
 منقول ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ وہ چڑھی تھی چاشت کی سو رکعت
 اور وقت اس نماز کا اتنا ہی ایک یا دو نیزہ بلند ہونی سی دو پہر تک
 اور وقت افضل اور بہتر جب آفتاب گرم ہو عین پہر دن چڑھی کی بعد
 اور مستحب ہی کہ اگر دو رکعت چڑھی پہلی رکعت میں دو شمس اور دو زینب

والضحیٰ بڑی اور اگر چہ بڑی تو پہلے رکعت میں و الشمس اور دو سر میں واللیل
 اور میر میں والضحیٰ اور جو تہیٰ من المشرق بڑی اور نہ نماز محراب ہی بڑت زرق
 کی باب میں اور آدمی سیکے خراوشی غنہ ہوا ہی اور سنت ہی کہ بعد نماز جا
 کی سو بار کہی اللہم تخفف لے و از منے و منے علیٰ انک انت التواب الغفور
 اور قاضی ابو بکر بن عربہ مالک نے لکھا ہی کہ یہ نماز اکل انبیا و انکی ہی جو غیر خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلے ہی اور امام مالک نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
 سی روایت کی فرماتی ہیں اگر زینع ہوں باب میری نہ چھوڑوں میں نماز جا
 کو یعنی لذت باب کی زندگی کی اس نماز کی لذت کو نہیں پہنچتی ہے اور شیخ ابن
 حجر نے نقل کی کہ بہتر نماز چاشت میں یہ ہی کہ بڑی جا مسجد میں اور بہت سے
 ہی اوس ہی جو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی نوافل کی باب میں
 کہ بہتر گھر میں انکا پڑھنا ہی اور طاعلی قاری نے لکھا ہی کہ اصل نماز چاشت
 میں یہ ہی کہ بڑی جا ہی کہ میں نماز سے الزوال ابو داؤد نے روایت
 کی ابو ابوب انصاری رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے چار رکعت قبل نماز لہر کے ایک سلام سی مقبول ہوتی ہیں اور درواز
 آسمانی اوکی پہنچتے کیواسلے کہتے ہیں اور شیخ عبدالحی میرٹ دہلوی نے لکھا ہی
 کہ یہ چار رکعتیں اجمال ہی کہ سوامی سنت ہو کہ لہر کی ہوں جو بڑی جاتے
 ہیں بعد ہنئی آفتاب کی اور انکو صلوات فی الزوال کہتے ہیں اور عبد اللہ بن
 مسعود رضی اللہ عنہ بعد زوال کی آٹھ رکعت پڑھتی تھی اور کہتی تھی کہ یہ
 آٹھ رکعت ہر روز میں آٹھ رکعت تہجد کی نماز نقل بعد ظہر چار رکعت بعد
 ظہر کی مستحب کہ آئی اللہ راو زندی نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سی روایت

کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عیت پڑی قبل نماز ظہر کی چار
 رکعت اور بعد اس کی چار رکعت حرام کری اور سکو پروردگار دو فرخ پر اور
 اس چار رکعت کو چابی ایک سلام سی پڑھی چاہی دو سلام لیکن ایک سلام
 سی بہتری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہی معلوم نہیں ہوا کہ
 یہ چار رکعت سوا ہی دو رکعت سنت ظہر کی ہی یا ساتہ اولی دونوں
 احتمال میں مگر ظاہر احتمال اول ہی نماز قبل عصر یہ نماز مستحب
 اور بہتر چار رکعت ایک سلام سی یاد و سلام سی اور چاہی دو رکعت پڑھی
 ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قبل عصر کی دو رکعت پڑھتی تھی یعنی کہی نہ ہمیشہ اور تندرستی
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعب بن عباد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم چار رکعت قبل عصر کے پڑھتی تھی دو سلام سی اور امام احمد نے روایت
 کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بنی رحمت کری اللہ اس پر جو پڑھی قبل عصر کی چار رکعت شیخ عبدالحق
 نے لکھا ہی کہ فقط رحمت سی اشارہ ہی اس نماز کی مستحب ہونی پر نماز قبل بعد
 عصر مسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نہیں چہور پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت بعد عصر کی پڑھ کر شیخ عبدالحق محدث نے لکھا ہی کہ یہ دو
 رکعت قبل بعد عصر کی مخصوص حضرت کی واسطے تھی اور کبھی پڑھنا اس کا کو
 ہی ہی نہ ہوا نہیں مہانت نماز قبل کی بعد عصر کی بہت آئی ہی اور امام محمد
 نے مولانا ابن سائب بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 مارا منکر کو اس حدیث سے کہ اوہوں نے دو رکعت بعد عصر پڑھی

سی اور درختاؤں میں ہی کہ انکو ایک سلام سی پڑھی اور چاہی دوسری اور چاہی تیسری
 سی اور ملا علی قادری نے لکھا ہی کہ دو رکعت سنت موکدہ مغرب کی داخل
 میں انہیں چہرہ رکعت میں اور ایسی ہی داخل میں میں رکعت میں جسکا ذکر
 آ رہی تو اس سنت موکدہ کو ایک سلام سی پڑھی اور باقی میں اکتیسی اور
 تریسی فی بلوچریہ رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے جو پڑھی بعد مغرب کی چہرہ رکعت اور اسکی ادا کی درمیان میں دو بار
 زبان سی نہ نکالی برابر ہوگی قراب میں بارہ برس کی عبادت کی اور ترمذی
 نے اس حدیث کو مغرب لکھا ہی اور اسکے راویوں میں عمر ابن ششم ہی اور وہ
 روایت کرتا ہی منکر حدیثوں کو اور بخاری کی نزدیک اسکا اعتبار نہیں اور ترمذی
 نے روایت کی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے جو پڑھی بعد فرض مغرب کی میں رکعت بنا دیکھا اور اسکے واسطے مکان
 بہشت میں شیخ عبدالحق نے لکھا ہی کہ محدثوں نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے
 نماز نقل قتل عشا فقہ میں چار رکعت قبل عشا کے مستحب لکھتے ہیں مگر
 اس باب میں ثونی حدیث ظہر میں نہیں گذری اور لمطادوی نے لکھا ہی کہ کوئی
 حدیث خاص اس چار رکعت کی مستحب ہونی میں منقول نہیں ہوئی ختم ہائی
 عشا کو مانند ظہر کے خیال کر کے یہ چار رکعت جوڑ کے اور حضرت بحر العلوم
 مولانا عبد العالی نور اللہ مقدس نے لکھا ہی کہ میں نے اپنی باپ یعنی حضرت
 واقعہ ارار رب العالمین مولانا نظام المللۃ والہدین قدس اللہ سرہ کو دیکھا
 ہمیشہ پڑھتی تھی اس چار رکعت کو مگر فرماتی تھی کہ اسکے اصل حدیث سی نہیں ملتی
 اور شرح منیہ میں ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چار رکعت پر

مواظبت نہیں کی اس سے معلوم ہوا کہ کہی پڑھی نماز نفل بعد عشا
 دو رکعت بعد عشا کی پڑھی یا چار رکعت اور یہ بہتر ہے کدانی لکھتے اور امام
 ابو حنیفہ کی نزدیک بہ چار رکعت ایک سلام سے بہتر ہے اور امام ابو یوسف
 اور امام محمد علیہما السلام کی نزدیک دو سلام سے پڑھنا بہتر ہے اور ابو داؤد
 عابثہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ پیغمبر خدا جب نماز عشا پڑھنے کی سری جہز
 میں آتی تھی چار رکعت پڑھتی تھی پھر رکعت یہاں بی بی عابثہ نے دو رکعت
 سنت ہو کر عشا کو ملائی فرمایا نماز نفل بعد وتر امام احمدی ابو
 لہاسی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھی تھی بعد وتر
 کی دو رکعت پیشہ کی اور او میں اذان زلزلت پہلی رکعت میں اور قیل و ذکر
 رکعت میں پڑھتی تھی اور واری فی ثوبان سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو اوشنا مشقت ہی بعد وتر کی دو رکعت
 پڑھو اگر تیرے میر ہو بہتر و لایہ دو رکعت کافی ہیں تیرے ہی ان حدیثوں
 معلوم ہوا کہ بعد وتر کی نماز سنا دیتے ہی اور وہ جو مسلم فی ہاں عمر بنی اسد
 عنہما سے روایت کی ہے اَجَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرْتَابِعِي كَرَاهِيَةَ
 اپنی رات کو وتر اور اس سے استحباب ہی وجوب نہیں یعنی پڑھنا وتر کا آخر
 شب میں کہ بعد اس کی نماز نہو مستحب اور افضل ہے اور طائی لکھا ہے کہ
 اس دو رکعت کو ملائی پڑھی بعد مطلق نفل کی سنت کری اور نام تفسیر وتر کا
 نئی کہا اس کی کو معنی نہیں ہیں وتر ان دو رکعت کی طائی سے جفت نہیں ہے
 اور بعد وتر کی دو رکعت یعنی بلا دین متعارف ہیں اور بعض روایات
 فقہ ضعیفہ ایک نفل پر وال ہیں مگر شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ حدیث

سی اسکا نشان نہیں تھا اور سی امام ائمہ اربعہ سی اسکا سنت یا سنتی ہو نا
 منقول نہیں ہوا اور دیار عرب میں باپ پر عمل نہیں ہی نماز پنجگنہ نزدیکی
 روایت کی ابو امامہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ لا رم
 روایتی پر قیام رات کا یعنی نماز تہی کہیوں کہ طریقہ یہی لوگوں کا ہی ہو ہے
 تھے ہی اور سبب ہی نزدیکی کا خدا کی طوف اور سبب دور ہو ہی گناہوں
 اور باز رہی گناہ ہوسنی ہی اور نزدیکی ہی اہانت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر سبب نماز میں بعد فرض کے
 نماز تہجد کی ہی اور اختلاف ہی اس امر میں کہ نماز تہجد ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پر فرض تھی یا نفل اکثر اصحاب حنفیہ اور شافعیہ فرضیت کی قائل ہیں اور بعضوں نے
 کہا ہی کہ نفل تھی اور فرضیت اس نماز کی آپ پر خاص قرآن ہی بتاویل کی حکمت ہی
 فرمایا اللہ بشارتی تھی تہ نافلة لگ یعنی مونا موقوف کر اور نماز پڑھ ہی پیغمبر اور
 تہجد رات ہی اون فرضوں پر جو باج وقت کی نمازین فرض میں اور بعد فرضیت خاص
 تہری واسطے ہی امت پر نہیں ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد کو ہمیشہ تہجد
 تھی حضور پر نہیں اور سبب عذر کی آپ نے پیش کی ہی بہر نماز تہجد ہی اور کسی سبب نماز
 ہوئی دن کو بارہ رکعت اور کسی بدلی آپ نے تہجد اور طبیعتی لکھی ہی کہ ابتدای وقت
 تہجد جب رات کی آخر تہائی باقی رہی اور ظلی تاری ہی لکھی ہی کہ ابتدای وقت تہجد
 دو پہر رات گذرنی کی بعد ہی شروع ہوتا ہی اور کچھ سو لی اور تہنا شروع نہیں ہی اور
 تفسیر احمد میں ہی کہ نماز تہجد چلو گوئی واسطے نفل ہی اور ثابت ہوا ہی کہ پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نماز شب میں بعد نماز اور اسکی توابع کی نمونک تہجد اور دو پہر تہجد
 تھی وہ اکثر اوقات میں گیارہ رکعت تھی اور کہی اس کی کم ہی پڑا ہی مگر وہ جو

عالمیہ میں لکھا ہے کہ اقل غایت پندرہ کی دو رکعت تھی یہ ثابت نہیں ہے اور اللہ
 میں ہی کہ کم چار رکعت سی تھی کی روایت نہیں آئی اور زیادہ کبارہ رکعت سی بہر
 انکو اتفاق پڑتی کا ہوا ہی اور روایتیں پیغمبر کی تہجد کی مختلف واقعہ ہوں ہیں اور
 شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ تہجد پڑھنی والا حسب طریق کو ان روایت
 مختلفہ سی اختیار کر کا شرف اتباع پیغمبر یا بعد کا اور اگر حسب طریقوں ہی پڑھی باقیات
 مختلفہ تو بہت مناسب **طریقہ اول** روایت کی بخاری کی حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا سی کہ پیغمبر پڑھتی تھی در میان نائغش الاخر کی گیارہ رکعت دو دو رکعت
 کی بعد سلام کرتی تھی دس رکعت کو پانچ سلام سی پڑھتی پہلایک رکعت دس کے
 پڑھتی اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اکثر شافعیہ کا طریقہ دو سہرا روایت
 کی ترمذی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا نہیں پیغمبر نے زیادہ کیا رمضان
 اور غیر رمضان میں کبارہ رکعت پر پہلی چار رکعت پڑھتی ہی نہ پوچھو اونکی جو بی
 اور درازی پہ چار رکعت پڑھتی ہی نہ پوچھو اونکی جو بی اور درازی پہ پڑھتی
 تھی تین رکعت اور یہی مختاری بعضی حنفیہ کا کہ آٹھ رکعت تہجد پڑھی دو سلام
 سی بہترین رکعت دس پڑھی طریقہ تیسرا روایت کی مسلم نے ابن عباس سے
 کہ میں نے دیکھا پیغمبر کو جب تہائی آخر رات کی یا کم تہائی سی باقی رہی اونکو
 اور وضو کیا پہ بارہ رکعت چہ سلام سی پڑھی پہر دس پڑھی تو یہ مجموعہ پترہ
 رکعت ہوں اور نماز تہجد بارہ رکعت بہری اور کجا العلوم نے لکھا ہے کہ پہر
 بارہ رکعت میں دو رکعت تحیۃ الوضو کی تھی کہ پیغمبر نے اصحاب علیہ وآلہ
 وسلم او سکوبی پڑھتی تھی اور نماز تہجد دس رکعت تھی طریقہ چوتھا
 روایت کی ترمذی نے بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی کہ پیغمبر نے

امد علیہ وآلہ وسلم پڑھتی تھی ملائکہ تیرہ رکعت اور اربعین پنج رکعت و ترکی
 تھی اور ان پانچوں کی درمیان میں جب نماز ختم ہوتی تو آخر میں صرف ایک رکعت پڑھا
 تھی اور سب العلوم لکھتی ہیں کہ یہاں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنت فجر کو
 ملائکہ فرمایا تو تہجد کی نماز پڑھو پھر ہی اور پانچ وتر اور دو سنت فجر کی رکعت
 تر دو ہی کہ حدیث میں تصریح ہے کہ رات کو پڑھتی تھی اور سنت فجر کی رات کو پندرہ
 پڑھی پانچ اور بعضی حنفیہ کہتی ہیں کہ وتران تیرہ رکعت میں تین رکعت تھی
 مگر دو رکعت تہجد کی کہ علی ہوتی تھیں اوس سے اوٹ گواس میں شمار کی جائے
 رکعت وتر کی شمار ہوئے مگر اس حدیث میں تصریح ہے کہ کن پانچوں رکعت ہر
 نبین مثبتہ تھی مگر ان میں یہ تصریح مخالفت اس تاویل کی ہے طہر لفظ پانچواں
 روایت کی مسلمی ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا اودھی اور سوال کر کے وضو کیا
 اور اسی سوال اور وضو کی درمیان میں پڑھتی تھی آخر سورۃ ال عمران پڑھ کر
 اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاٰخِلٰتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اٰیٰتٍ لِّاُولِیْ
 الْاَلْبَابِ تام کیا حضرت نے سورۃ کو پھر پڑھی حضرت نے دو رکعت اچھی طرح اطمینان
 سے ایسا ہی کیا آپ نے تین دفعہ یہ چھ رکعت ہوئے تین سلام سے ہر وتر کی
 وضو کرتی تھی اور سوال اور پڑھتی تھی ان آیتوں کو پھر پڑھی آپ نے تین رکعت وتر
 کی طہر لفظ چھ رکعت روایت کی مسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نور رکعت نماز پڑھی اور نہ بیٹی مگر آٹھوں رکعت کی
 بعد ہر سلام پڑھتا تھا اور پڑھی ہوئی تو تین رکعت پڑھی پھر بیٹی اور سلام پھرا
 اور دو رکعت پڑھی بعد سلام کی بیٹی ہوئی اور یہ دو رکعت اخیر کی وہ دو
 رکعتیں تھیں جو بعد وتر کی پڑھی جاتی ہیں طہر لفظ ساتواں مروی ہے

ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن
 نازل ہوا اور بدن پر گوشت آبات آپ نے پہلے رکعت پڑھی اور بعد چھٹی رکعت
 کی بیٹہ کی اونٹنی پہرے ساتویں رکعت پڑھ کی سلام پہرا پہر وہی دو رکعتیں پڑھی
 ہوئی پڑھیں **طریقۃ السموال** ابو داؤد نے روایت کی ابو حنیفہ سے کہ میں
 نے دیکھا پیغمبر خدا کو کہ پڑھی آپ نے پہلے رکعت میں سورہ بقرہ پھر رکوع کیا تو یہ
 قیام کی اوسمیں کہتی تھی سبحان ربی العظیم پھر اونٹنیاں سارو کڑھی رہی تو یہ
 رکوع کی کہتی تھی الحمد للہ حمد کی لڑائی الحمد پھر سجدہ کیا تو یہ قومہ
 رکوع کی اور کہتی تھی اوسمیں سبحان ربی الاعلیٰ پھر اونٹنیاں سارو بیٹھی دریاں
 دو سجدوں کی قرب سجد کی اور کہتی تھی رب اغفر لی پھر بطرح چار رکعت
 پڑھی پہلی رکعت میں سورہ بقرہ اور دوسری میں آل عمران اور تیسری میں
 سورہ نسا اور چوتھی میں سورہ مائدہ یا سورہ القام اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نماز تہجد میں کہی قرات باواز بلند کرتی تھی اور کہی سبت اور
 حدیث صحیح میں ہی کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صحاب
 سے فرمایا کیا تم سے نہیں ہو سکتا کہ ہر شب تہائی قرآن یعنی دس پارہ پڑھا
 کرو صحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ بہت دشواری کس ہی ہو سکتا
 ہی آپ نے فرمایا سورہ قل اللہ احد راہ تہائی قرآن کی ہی ثواب میں
 اگر اسکو پڑھو گی ثواب پڑھنی تہائی قرآن کا حاصل ہوگا اسبواسطے انشاء
 فی نماز تہجد میں پڑھنا اس سورہ کا معمول کیا ہی اور اسکے تین طریقہ
 ہیں اول یہ کہ بعد سورہ فاتحہ کی ہر رکعت میں تین بار یہ سورہ پڑھی دوسرے
 یہ کہ بعد سورہ فاتحہ کی پہلی رکعت میں بارہ بار یہ سورہ پڑھی پھر ہر رکعت

میں ایک ایک بار کم کرنا جائی تو بارہویں رکعت ایک بار یہ سورہ پڑھی جائیگی
 بیسیں بہ کہ اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کی ایک مرتبہ پڑھی پھر ہر رکعت
 ایک ایک بار پڑھا جائی تو بارہویں رکعت میں بارہ مرتبہ سورہ کلمہ پڑھنے
 کے بعد مقبول فقہاء میں بنی اس واسطے کہ دوسری رکعت اس طرح میں پہلی
 رکعت سے زائد ہوتی ہی اور یہ خلاف اولی ہی اور بعضی مشائخ ہر رکعت
 میں سورہ غزل ساتھ قل و اللہ کی تلاکی پڑھتی ہیں اور حضرت خواجہ شمس
 قدس اللہ بہ اپنی مریدانہ نامہ میں سورہ یس پڑھنی کا حکم فرماتی ہیں
 ایسا ہی تجرب فرمایا ہی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس اللہ بہ
 فی اور الروتیرہ کی نماز تجدیدی تو یہاں عادیہ و تکرار کلمی حدیث صحیح میں
 آیا ہی کہ ایک شب میں دو مرتبہ **شاخ دو** اس میں دو سورہ
 ہیں **سورہ اول** اس میں وہ نمازین مذکور ہوتی ہیں جو ہر سال پڑھی جائے
 ہیں **تاز عاشورا** محرم کی دسویں کو عاشورا کہتے ہیں اس دن
 روزہ رکھنا مستحب اور ترمذی فی روایت کی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے
 کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ عاشورا کا کفار ہی
 ایک سال گذشتہ کی سبب تکا اور یہ دن بہت متبرک ہی اسی دن میں بنانا
 پانی موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور اونکی قوم نے اور غرق ہو اور خون
 اور اوسکا شکر اور ایک روایت ضعیف میں یہ ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اپنی عیال پر اس دن میں کشتادگی اور فرارنے
 زرق کی کرے گا ایک سال کامل فراخی زرین رہے گا اور اس دن میں اظہار حق
 اور بالخصیص سامان زینت کرنا جسے خضاب لگانا سرمہ لگانا پوشاک

اچھی یا نئی بدنیا طرح کی کہانی پکاتا غسل کرنا تیل لگانا خوشبو لگانا
 مہدی لگانا اور یہی اہلبار عم کرنا جیسے چائی کو ثنا سپرینٹا خاک اڑانا اور
 مائی کرنا پان چھوڑنا لینگ پر سنونا پوشاک نہ بدلنا چوڑی توڑنا شرعی
 ثابت نہیں ہے اس باب میں کوئی حدیث صحیح صحیح نہیں ہے اس لیے
 واکہ وسلم اور انکی اصحاب سے مروی نہیں ہوئی اور چاروں اماموں
 سے ان چیزوں کی خوبی منقول نہیں ہوئی اور یہ جو مشہور ہے کہ اسی از
 میں پیدا ہوئی حضرت ابراہیم اور نجات ملی اوکو آگ سے اور پیدا ہوئی
 حضرت اسماعیل اور حضرت آدم اور قبول ہوئی توبہ انکی اور حضرت یونس
 کی قوم کی اور حضرت یوسف اور حضرت یعقوب سے ملاقات ہوئی اور پیدا
 ہوئی طبقات آسمان اور زمین کی اور قلم اور لوح اور جبریل اور تمام
 ملائک اور خطا حضرت داؤد کی معاف ہوئی اور حضرت ادريس آسمان
 پر گئی اور قیامت قائم ہوگی اور تعزیت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئے
 اور حضرت یوسف قیدی باہر نکلے اور حضرت یعقوب تابینا ہی دنیا ہوئے
 اور حضرت یونس ماہی کی شکم سے نکلے اور حضرت ایوب کی ملازمت ہو
 اور راتداوسکے یہ سب موضوع اور بنی اصل کہانیاں ہیں اسکا نفاذ
 محمد کتا بولیں نہیں ہے اور یہ جو حدیث مشہور ہے من اکمل بالشد
 یوم عاشورا ثم یوم عینہ وابدی یعنی جو سورہ لگا دی اندر روز عاشورا
 میں اوسکی اکبہ میں بیماری رہے گی کہی بہوگی ابن جوزی نے اسکو
 موضوع لکھا ہے اور کوئی نماز روز عاشورا کی خاص شرعی ثابت
 نہیں ہے اور بعضی راوی لکھتی ہیں کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

والدہ وسلم فی جوڑی اسدین چار رکعت ہر رکعت میں سترہ اچھا کیا اور
پچاس بار قل ہو اللہ بڑھا اور سکی گناہ سو برس کی پچاس برس گذرے
پچاس برس آئندہ اور بناو گناہ اور سکی واسطے ہزار نمبر فور کی ابن جوڑ
نی اسکو موضوع لکھا ہی تھا آخری چار شنبہ صفر کی مہینے
کو منجوس جانتا اور لو مہینہ تادی وغیرہ خوشی کی کام کرنا خلاف شرع ہے
پہنچہ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاف فرمایا ہی کہ صفر کی نحوست پہنچہ
نہیں ہی ہم مسلمین یہ حدیث موجود ہی اور اس مہینے کی آخری چار شنبہ
لو عوام بہت ایہا دن سمجھتے ہیں اور نسل کرنا اور اچھی پوشاک بدلنا اور
سیدے میں جانا اور سیر باغ کرنا ضرور اور بہتر پہنچانی ہیں اور کہتی ہیں کہ
اسدن میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غسل صحت فرمایا یہ سب
بائیں بی اصل ہیں التہ آخر صفر ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری
جس میں آپ کی انتقال فرمایا شروع ہوئی اور اسدین کوئی نماز خاص
شرح ہی ثابت نہیں ہی اور بعضی مشائخ تعویذ اسدن میں لکھتے ہیں اور
اونکو یانی میں کہوں کی لوگ پتی ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جسے یہ پانی پیا ایک
سال زندگی کا اجارہ لیا یہ بات ہرگز شرع سے علاوہ نہیں رکھتے ہے
نماز شب و لاوت ربيع اول میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور جس شب میں آپ کی قدم دنیا میں
رکنا وہ شب افضل ہی شب قدر ہی تفریح اسکے ابن جوڑ کی اور شیخ عبد
محدث دہلوی لکھی ہی اور کوئی عبادت خاص اس شب کی شرح جو ارد
نہیں ہی اسقدر حدیث میں آیا ہی کہ بعضی صحابہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم دو شبہ کی روزہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ دو شبہ کو میں بدل ہوا
 اور اسی دن نبوت کا درجہ مجھ پر عنایت ہوا اس سے اجازت روزہ دو شبہ
 کی ثابت ہوئی نماز لیلۃ الرغائب و نماز شبہ معراج
 ماہ جب کو قید مضرب بہت برکت والا بابتی ہی ایسا بیٹے اسکو جب مضر
 کہتی ہیں اور جو مشہور ہے کہ پروردگار عالم جب اس مہینے سے عمل نیک
 و بد بندوں کی پوچھتا تو یہ کہہ گا کہ میں بھرا ہوں نہیں سنا ہوں اور صفت
 ستاری کی ظاہر کر کے اعمال مہلو کو ان کی طہیز نیک گاہ اس بات کی کہ بہت خوب
 اصل شرع سے ثابت نہیں ہوتی ہی اور اس مہینے کی پہلے جو کی شکو لیلۃ الرغائب
 کہتی ہیں مشائخ نے اس شب کو نمازین مقرر کیں ہیں اور امام محمد الدین
 نووی نے اسکا انکار کیا اور کہا کہ یہ بدعت مذمومہ ہے اور جمہور نے لکھا ہے
 کہ بعد چار سو اسی برس کی یہ نماز حادث ہوئی اور پہلی اس سے اسکا نشان
 نہ تھا اور علامہ نور الدین علی مقدسی نے اسکا انکار کیا بخیر کی ہی نام اور اسکا
 ردغ الرغائب عن مسلوۃ الرغائب کہا ہے اور صاحب جامع الاسول نے اپنے
 کتاب میں کتاب رزین سے بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک
 حدیث اس باب میں نقل کی ہے مگر اسکو مطعون کہا ہے مضمون اسکا
 یہ ہے کہ درمیان مغرب و عشا کی بارہ رکعت دو دو رکعت کی نیت سے
 ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کی سورہ انا انزلناہ تین مرتبہ او قل مواعد
 بارہ مرتبہ پڑھی اور جب فارغ ہو نمازی تو کہی اللہم صل علی محمد و آلہ
 الامی و علی آلہ تتر مرتبہ پڑھی اور کہی سبح من سبح قدوس رب
 الملائکۃ و الریح عشر مرتبہ پڑھا وہابی سر کو اور کہی رب اغفر وارحم و

اور حضرت عزرائیل کو حکم ہوتا ہی کہ فلان فلان کی اس سال میں جان
 قبض کرنا اور شام ہی صبح تک پروردگار عالم اس شب میں اسلین دنیا پر زول
 اجلال فرما کی نذر فرماتا ہی جو معفرت چاہی اوسی بخشون جو رزق مانگی اوسی
 رزق دون جو گرفتار بلا مو اوسی نجات دون اور جبریل علیہ السلام حکم پہنچا
 ہن پروردگار عالم کا بہشت کو کہ اس شب میں زینت کری اور آراستہ ہو اور
 زیارت قبول اس شب میں مستحب ہی بغیر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم اس شب
 میں مقبرہ صبیح میں تشریف لیگی اور مسلمان مرد و عورت کیواسطے مغفرت تک
 دعا کی اور فرمایا اب لی کہ اس شب کو زندہ کرو یعنی عبادت سی اور ہرگز
 صبح یعنی پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
 ہن کہ حضرت کو میں فی اس شب میں صبح میں پابا اور آپ صبح میں ہن
 تھی سجداً ک خیالی و سوادنی و آمین تک فوادنی فہنذہ مدحی و ما
 جینت بہا علی ارضی یا عظیم درجی کل عظیم اعظم الذنب العظیم و مجد
 و تھی للذی خلقہ و صورہ و شوق سمدہ و لبرہ ۵ پھر حضرت فی سراوٹھایا ہر
 سمدہ میں تشریف لیگی اور کہنی تھی سمدہ میں اعوذ بر مالک من عتک
 اعوذ بر عتوک من عتاک و اعوذ برک انت کما انت علی انتک
 اقول کما قال اخی ذ اوذ و اعوذ بر تھی فی الشراب لشعبی و حق
 کہ ان شیخ بہر حضرت فی سراوٹھایا اور فرمایا اللہم ازرقنی قلباً صیاً
 البشک فقیلاً لا فاجرو ولا شقیاً اور انام المؤمن کبری رحمہ اللہ فرماتی ہن
 کہ اس شب میں بہہ دعا کری اللہم انک عفو کر تم موت للعفو فاعوذ
 عنی اللہ انی انک العفو و العافیۃ و العاقبۃ الذلۃ فی التزیار

والاخر اور بعضوں نے اس شب میں سو رکعت نماز نکالی ہے دو دو رکعت
 کی بنت سی ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ہو اللہ اور بڑا اس نماز کا اہتمام ہوا
 جمعہ اور عید سی زیادہ اور پہلی پہ بدعت بیت المقدس میں شروع ہوئے
 سنہ چار سو اڑتالیس ہجری میں پھر علماء مصر اور شام نے خوب اسکا
 ابطال کیا اور اس باب میں مشائخ کی احادیث منقولہ کا اعتبار نہیں ہے
 جو حدیث بطور حدیث کی صحیح پھر اسکا اعتبار ہی ملاحظہ فی قاری فی اسکے
 تصریح کی ہے اور اس شب میں جمع ہو کر مسجد میں نفلین پڑھنا مکروہ ہے فرادہ
 فرادی جو چاہی پڑھی اور یہی حکم ہے شب عبد الفطر اور شب عید الفطر اور
 شب اول ذی الحجہ کا اور بدعت ہے شب برات میں عبادت سی زیادہ چراغ
 روشن کرنا اور درو دیوار پر رکھنا اور انار اور پھل پھری چوڑیا اور اسنی بل
 کی لہو و لعب میں اوقات ضائع کرنا اس قسم کی آفتیں ہندوستان میں
 پہلے ہیں اور ولایت عرب کو خدائی ان آفتوں سے محفوظ رکھا ہی شاید
 ہندوستانوں نے سبب محبت کافروں کی رسم دوالی سی اس روشنی
 شب برات کو استنباط کیا ہوگا نماز تراویح صحیح مذہب یہ ہے کہ نماز
 تراویح سنت ہو کہہ ہی مرد اور عورت دونوں پر اور منکر اسکا گمراہ ہے اور
 مبتدع اور اگر لیک شہر کی لوگ اسی ترک کریں امام اولیٰ اسبات پر مقابلہ
 کریں اور غیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو یا تین رات نماز تراویح کی تا
 جماعت کی پڑھی پھر بخوف آئے کہ شاید فرض ہو جائی اور امت پر تکلیف
 ہو آپ نے جماعت سی پڑھنا چھوڑا اور اجازت چھوڑنے کی صحابہ کو نہیں
 دی اسی واسطے صحابہ ہمیشہ اس نماز کو پڑھتی تھی کہی گہر میں اور کبھی مسجد

میں کسی فرادی فرادی اور کسی جماعت کی ساتھ اور خلفاء راشدین
 رضی اللہ عنہم نے اسی ہمیشہ پڑھا اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا بھی دو کواڑ
 کی جو انکا فلام آزاد کیا مواعظ پڑھتی تھیں اور بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا
 جماعت کی ساتھ عورتوں میں پڑھتی تھیں اور حضرت حسن بصری کی ما
 امامت کرتی تھیں مسلم نے روایت کی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پڑھی قیام رمضان یعنی تراویح کو ساتھ ایمان اور
 اخلاص اور خواہش ثواب کی بخشگا اللہ اور سبکی اگلی گناہ اور یہ بھی بی سند
 صحیح سے روایت کی ہے کہ زبیرہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی
 رضی اللہ عنہم میں بیس رکعت نماز تراویح پڑھی جاتی تھی اور بارکان میں
 لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سبکو جمع کیا اور ابی بن کعب
 قاری کو امام مقرر کیا تب گیارہ رکعت اول پڑھی جاتی تھی پھر فرارمانہ
 بیس رکعت اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نماز میں شب پڑھ
 تھی وہ گیارہ رکعت تھی اور بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ تمہی پیغمبر کہ زیادہ
 کرتی رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر روایت کی یہہ بخاری
 نے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ پڑھتی تھی پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم اور در اور ان دونوں حدیثوں میں معارضہ نہیں ہے کہو کہ
 حضرت عائشہ نے اپنی علم کی موافق خبر دی اور ہو سکتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی دوسری بی بی کی گھر میں بیس رکعت پڑھی ہو
 اور ابن عباس نے خبر پا کر اسی بیان کیا ہوا اور ہمیشہ میں رکعت پڑھنا
 صحابہ کافرینہ سے ابن ابی شیبہ کی روایت کی صحت کا اور بخاری

اس وقت ہونی اس واسطے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی علیکم بسنتی و سنتی الخلفاء الراشدين یعنی اختیار کرو
 تلک میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو روایت کی اس حدیث
 کی بوداؤ اور امام احمد حنبل نے اور اس نماز کو نماز تراویح اس واسطے ہی
 کہ اس نماز میں چار رکعت کی بعد رات و آرام کرنی ہیں اور وقت
 نماز تراویح کا بعد فرض اور سنت عشا کی قبل وتر کی ہی اور یہ وقت بہتر
 اگر بعد وتر کی ہی تراویح پڑھی جائی تو کچھ مضائقہ نہیں ہی اور طریقہ اور سکا
 یہ ہی کہ دو دو رکعت کی سنت کریں اور بعد ہر چار رکعت کی وقفہ کریں
 اور بہتر یہ ہی کہ بس قدر زمانہ میں چار رکعت پڑھیں اور تا وقفہ کریں
 اور اس وقفہ میں جاہن شبع تہلیل ذکر کریں اور جاہن فاشوش پڑھیں
 یا نماز پڑھیں فرادی فرادی اور بعضوں نے نماز پڑھنا مکروہ لکھا ہی اور
 مکروہ شومی ہی بہت کہ مقتدی چہا رہی جب امام رکوع کرنی کا ارادہ
 کری لکھرا ہو کر طحی ہی اس واسطے کہ اس میں مشابہت ہی مناضون کے
 ساتھ اور سنت ایک ختم ہی اور زیادہ اس ہی بہتر ہی مگر رعایت مقتدی
 کی امام کو منظور ہی اور امام قراءت قرآن میں چہر کری یعنی باواز
 بلند پڑھی اور اگر ایک ختم یعنی ہی حکم میں ہو تو باقی ایام میں ترک کرنا
 تراویح کا مکروہ ہی اس واسطے کہ تراویح سنت علیحدہ ہی اور ختم قرآن
 سنت علیحدہ مذہب اصح ہی ہی اور بعضی اہتی ہیں کہ تراویح کی ترک
 کرنی میں بعد ختم قرآن کی کچھ مضائقہ نہیں ہی اور اگر امام بیٹہ کی پڑھتا
 ہو یا زیادہ اور مقتدی کھڑی ہوں درست ہی اور مؤخر میں

ہی کہ تراویح بیستہ کی پڑھنا باوجود قدرت کبریٰ ہوئی کی گروہ ہی اور اگر تراویح اپنی
 وقت میں فوت ہو جائی تو او اسکی فضالام نہیں ہی اور جب ختم ہو قرآن تراویح
 میں تو او بیسویں رکعت میں معوذتہ میں سے خارج ہو کر بیسویں رکعت میں بعد
 سورہ فاتحہ کی چند آیت نونہ بقرہ کی پڑھنا یا ہی اور پھر منقول ہو اور ختم کی
 وقت پڑھنا مستحب ہی مگر ختم اگر فرض میں ہو تو منقول ہو اور اگر فرض ہی اور ایک
 مرتبہ ساتھ جہر کی امام کو سب اللہ ٹھہنا ضروری جس سورہ کی سری پڑھو اگر ترک
 کو گناہ ختم ساری قرآن کا نہ ہو گا اور بعد ختم قرآن کی دعا قبول ہوتی ہی عین
 خصیہ میں یہ مصرع ہی اور اس دعا کی واسطے اہتمام تمام کرنا اور اگر کوئی
 عورت کو کتاب جمع ہونا اور مختلف تمام دعا مانگنا جیسا بعضی بلاد میں مربع
 ہی بدعت ہی ملا علی قاری نے تجاہ میں اسکی تصریح کی ہی اور اگر ظاہر ہو کہ نماز
 عشا کی بی طہارت کی پڑھی ہی اور تراویح طہارت کی ساتھ تو لازم ہی کہ امام
 کری تراویح کو عشا کی ساتھ اور در سنت نہیں ہی تراویح پڑھنا امام کا دو مسجد
 ہر مسجد میں پوری میں رکعت اور اگر امام نہ ہو عشا کا دو بار ہو اور امام تراویح
 کا دو بار درست ہی اور اگر نماز عشا کی ایسے پڑھی اور تراویح تمام کی ساتھ
 تو کچھ بیضا فقہ نہیں ہی اور اگر ایک گروہ نے جماعت فرض عشا میں ترک کر
 تو نہیں ہی اور گو کہ نماز تراویح پڑھیں جماعت ہی اور اگر نماز تراویح میں جمعہ روز
 کی پڑھنا سہوا اور کثیر ہو تو جب تک کہ سری رکعت کا سجدہ نہیں کیا اور
 یاد پڑ جائے ہی کہ بیسی اور سلام کری اور اگر سجدہ سری رکعت کی یاد پڑ
 پہر اگر ایک رکعت اور ملائی تو پہر چاروں رکعتیں بمنزلہ دو رکعت کی شمار
 کی جائیگی اور اگر دو رکعت کی قدر ہوگی اور چار رکعتیں پڑھیں تو

حاد کہ تین شمار کی جائیگی اور اگر بیسویں رکعت کی ایک نیت کی اور سرور کوئی
 کی بعد یہ تھا قد شہد کی تو درست ہی اگر کوہ ہی اور اگر نہ میثا تو بیسویں کی نزدیک
 فاسد ہوگی اور بیسویں کی نزدیک دو رکعت تراویح شمار کی جائیگی اور باقی نقل
 اور اگر کسی کی امامت تراویح میں مختلف ہو تو صحیح یہی کہ نہیں درست ہی اور اگر
 کل تراویح یا بعض امام کی بہت نہیں بڑی جاتی کہ وتر کو امام کی صلہ بڑی
 اور تراویح اور وتر کی امام اگر مختلف ہوں تو یہ مضاف نہیں ہی اور اگر امام
 کو تراویح میں پایا جائے بلکہ نماز میں عثمانی ہوگی تراویح میں نہ ہو کہ ہو
 جائے اور شدت گرمی میں تراویح مسجد کی بہت بڑی بنا کر وہ ہی اور بیسویں
 یعنی کہہ ہی بہت ہی کہ مسجد کی بہت بڑی جائے خواہ چند ہو خواہ ہو خار
 سب قدر بڑی سال رمضان میں ایک شب ہوئی ہی اور کو شب قدر
 کہتی ہیں عبادت کرنا اور شب میں پوری ہزار ہستی کی عبادت ہی اور وہ
 شب بڑی عزت اور تہ کی ہی اور ترہ بڑی کا اور شب میں ظاہر ہوتا
 ہی آٹھ شہور روایت کی ہوتی وہ شب تراویح بیسویں شب ہی اور ابن عباس
 رضی اللہ عنہما کا مذہب ہی تھا اور احادیث کی شیعہ اور تلاش ہی یہ ثابت
 ہوتا ہی کہ بائیس شبین طاق جو عشرہ ماخرہ رمضان میں ہیں یعنی بیسویں شہور
 بیسویں شایسویں اور بیسویں ان بائیس شبوں میں کوئی شب بقدر ہزار
 ہے جس سال جو اتفاق بڑی ان بائیس شبوں میں عبادت کرنا جائیگی جس
 میں بقدر ہاتھی سی خای نماز بڑی تلاوت کری شیخ اور تہلیل اور حمد
 وغیرہ میں اوقات صرف کری اور مشائخ فی اس شب میں نماز میں مقرر
 کہیں ہیں اور اوپر ملزم ہیں اور کسی حدیث صحیح میں کوئی نماز خاص معین

ہدی نہیں ہوتی ہی اور شیخ احمد بن زروق نے جو محبوب کی بڑی مشائخ میں ہیں
 انہی وصالیہ میں لکھا ہے وَلَا تَقُلْ بِصَلَاةِ الْاَيَامِ وَلَا يَسْبُحُ لِقُلِّ زَوْجِ عَمِيدِ
 قُلِّ نَارِ عَمِيدِ کہیں باعید گاہ میں نماز قُلِّ ثابت نہیں ہی اور بعضی مشائخ
 فتویٰ دیتی ہیں کہ رکعت کا اور بعد نماز عید کی عید گاہ میں قُلِّ پڑھنا ثابت
 نہیں ہی بلکہ مکروہ کبریٰ ہی اگرچہ نماز ثابت ہو اور کہیں درست ہی بلکہ
 مستحب ہے ان بابہ فی التَّوْحِيدِ صَدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سِي رِوَايَتِ كِي كَيْفِ خُذَا
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ نَمَازِ تَرْتِي هِي قُلِّ نَارِ عَمِيدِ كِي كَرَارًا وَبِ فَارِغِ هُوَتِي
 كِهِي فِي تَشْرِيفِ لَمَانِي كَيْفِي تَرْتِي تَحِي دَوْر كَعْتِ لَوْ بَعْضِي كَتَبَ فِيهِ لَكِهِي كِي كِهِي كَم
 خَوَاصِ كِي وَسَلِي هِي اَوْ عَوَامِ كُو كَرُوهُ هِي هِي قُلِّ پُڑھنا قُلِّ نَارِ عَمِيدِ كِي كِهِي كَرَارًا
 بَاعِيدِ گَاهِ مِي اَوْ بَعْدِ نَمَازِ كِي عِيدِ گَاهِ مِي اَوْ اِس قُلِّ پُڑھنا هِي عَوَامِ كُو مَسْخُورٌ
 كَرَارًا جَاهِي اِسْوَا سَلِي كَر غَيْبِ اَوْ كِي نَبِكِ كَامُو كِي مَرْفُوعٌ هُوَتِي هِي جَمْعُ
 هُو غَيْبِ هِي اَوْ نَمَازِ عِيدِ اَكْرَسَبْتِ كِي قُوْتِ هُو جَاهِي اَوْ كِي نَصَا نِهِي هِي
 لَكِنْ مَسْخُورٌ كُو دَوْر كَعْتِ قُلِّ پُڑھنا اَوْ بَعْدِ اَوْ بَعْدِ تَرْتِي اَوْ مَسْخُورٌ هِي
 اِنْ مَسْخُورٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سِي فَرَمَا جَسْتِ كَيْفِي قُوْتِ هُو نَمَازِ عِيدِ وَبِ تَرْتِي جَاهِ
 كَعْتِ اَوْ رَعْلَانِي لَكِهِي كِي اَوَّلِ كَعْتِ مِي سَجْدِ اَوْ دَوْر مِي نِ وَاسْمُ
 تَرْتِي مِي نِ لِقُلِّ اَوْ جَوْتِي مِي وَالفِعْلِي اَوْ اَلِكِ رِوَايَتِ مِي هِي كَر قُلِّ
 هُو اَحَدٌ مِي تَرْتِي كَر تَرْتِي كَر تَرْتِي اَوْ بَعْدِ تَرْتِي سُو قُلِّ كِي كِهِي كَر
 هِي كَر دَوْر اِس مِي دِه نَمَازِ مِي نِ كَر مَسْخُورٌ
 هِي جَوْسِ اِتْفَاقِ پُڑھنا جَانِي بَيْنِ مَسْخُورٌ
 بَعْدِ سُو جِ كِهِي بَعْدِ نَمَازِ سُنْتِ هِي مَجْمُوعِ ذَهَبِ مِي اَوْ بَعْضِي كِهِي

بین کہ واجب ہی ابو داؤد دلی روایت کی قبضہ سی کہ فرمایا ہے بعد اسے
 اللہ علیہ وسلم کی یہ نشانی ہی خدا کی آرزو تھی اللہ تعالیٰ اس ہی بندوں کو
 جب دیکھو اسی نماز پڑھو اور اس نماز میں نہ اذان ہی نہ تکبیر اگر اصلہ
 جامعہ کہلی پکار میں مشغوبے اور طریقہ استیساہہ ہی کہ پڑھائی امام دو رکعت
 نفل کی طور پر عید گاہ جامع مسجد یا اور کسی مقام میں مگر جامع مسجد
 بہتری اور عقنون کی نزدیک عید گاہ بہتری اور دو رکعت نفل ہی اگر
 چاہی چار رکعت پڑھائی یا زیادہ دو دو رکعت کی نیت سی یا بار بار کی
 اور بہتر یہ ہی کہ قراوت دراز کری مارشون ہونی آفتاب کی اور اگر چاہی قرا
 باکی کری ہر بعد نماز کی باقی وقت کہن کو دو عابین صرف کری تیلہ رخ ہو
 کر کڑی یا پیشے یا رخ قوم کی جانب کر کی دعا کری اور تغذی آمین کہن
 اور منبر پر دعا کی واسطے زحمت ہی اور دعا کی وقت
 اگر امام تکبیر دعا کا ٹکائے کہہ منہ لکھ نہیں بے او
 ہدایہ میں مذکور ہے کہ امام جمعہ کا نماز کسوف کی حاجت کی واسطے
 شرط ہی اگر امام جمعہ حاضر رہو تو لوگ قراؤں سے
 قراؤں پڑھیں مگر کتب العلوم سے نماز پاب سے کہ کوئی
 دلیل اس شرط کے باقی نہیں ہے اور اس نماز میں امام
 عظم رہے اللہ کے نزدیک ہر عیب سے اور ازین
 سی پڑھیں ثابت نہیں ہے تڑپنے سے روایت سے
 عمرہ بن جزیر سے کہ عینے پختہ خدا سے اللہ
 علیہ وسلم کی کتابتہ نماز کسوف کی پڑ ہے

کی پڑھی اور ہم اواز نہیں سنتے تھی یعنی حضرت نبی جبرئیلؑ نے کہا اور امام ابو یوسف
 در محمد علیہما الرحمہ کی نزدیک بہر کر ہی مسلم فی روایت کی عائشہ زہری سے
 سے پیغمبرؐ نے اس نماز میں جہر کیا اور امام اعظم رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ اعتنا
 مرد و نکاح ہوتا ہی وہ قریب امام کی ہوتی ہیں اور حال امام کا جہر و آخضا
 مردوں پر خوب کہلتا ہی غور تو یہی ہی تو سادہ آواز جہر نماز کی امام اعظم
 رحمہ اللہ کی نزدیک خطبہ نہیں ہی اور امام محمد فرماتی ہیں کہ خطبہ پڑھی جیسے
 عید میں اور امام ابو یوسف کہتی ہیں ایک خطبہ پڑھی اور احادیث میں اکثر روایت
 فی روایت نماز کسوف کی خطبہ کی ساتھ کی سی اور ہو سکتا ہی کہ وہ خطبہ
 متعلق اس نماز کی نہ ہو بلکہ ہجرت کی دسویں سال محرم یا ربیع اول کی
 دسویں تاریخ انتقال کیا اور ابراہیم صاحب زادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تخمیناً اٹھارہ مہینے کی سن بن لعاوسی روز سورج گھبر واقع ہوا لوگ یکماز
 کرنے لگے کہ یہ سورج گھبر سبب انتقال صاحب زادہ کی واقع ہوا ہی تب
 آپؐ نے اس بات کی رد کیا واسطے خطبہ پڑھا تھا اور اس نماز کی رکعت میں
 ایک رکوع اور دو سجود ہیں جیسے اور نمازوں میں ہیں ابو داؤد نے فرم
 سی اور سنائی ہی ابن عمر وابن العاص ہی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم فی نماز کسوف پڑھی اور ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو
 سجود کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک نماز کسوف کی ہر رکعت
 میں دو رکوع اور دو سجود ہیں نزدیک فی عائشہ صدیقہ ہی روایت کی کہ
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دو رکعت نماز کسوف پڑھی ہر رکعت میں
 بیسی قرأت طول کر کی رکوع طول کیا پھر سر اوٹھا کر کی قرأت بیسی قرأت

سی کم کر کی رکوع پہلی رکوع سی کم کر کی دو سجدہ کی واقعہ نین حدیث پر پوشیدہ نری کہ
 روایتیں اس باب میں مضطرب ہیں روایت عائشہ صدیقہ کا حال معلوم
 ہوا اور سلمیٰ ابن عباس سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ہر رکعت میں چار رکوع اور دو سجدہ کیے اور او دودی ابی بن کعب
 سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں پانچ رکوع
 دو سجدہ کیے اور سلمیٰ روایت کی جابر سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہر رکعت میں تین رکوع دو سجدہ کیے حسب اشہد اضطراب ہوا تو حنفیہ نے
 کسی روایت پر ان روایتوں سی عمل نہ کیا اور روایت ایک رکوع دو سجدہ
 کی جیسی ہر نماز میں معمول ہی مقبول کی گئی اور یہ یہی نہیں کہہ سکتے کہ پیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بار نماز کسوف کی پڑھی ہو ہر بار نئی طور پر
 جسے جو دیکھا وہاں روایت کیا اس واسطی کہ تصریح ٹی ہی محدثوں نے
 کہ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مرتبہ سورج گھبن پڑنے میں پڑا
 اور تعداد اسکا مقبول نہیں ہوا اور عورتیں بھی یہ نماز فرادی فرادی
 پڑھیں اور اگر گھبن لگی عصر کی بعد یا اور وقتوں میں جن میں نماز مکروہ ہی تو
 نماز کسوف نہ پڑھی جائی فقط دعا پراکتفا کرنا چاہی اور اگر کسوف تاور
 جنازہ باہم جمع ہوں تو پہلی نماز جنازہ جائی اور بعد اسکی نماز کسوف
 نماز کسوف یعنی چاند گھبن یہ نماز دو رکعت ہی چاہی کہ روایت
 دراز کسی جای ناروشن ہوئی چاند کی اور اگر چاہیں قدرت کو تعلق کر
 ذکر اور استغفار اور دعائیں معذرت ہیں اور مستطانی نے ابن حبان سی
 نقل کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاند گھبن کی پڑھی اور اس

نمازین جماعت متقول نہیں ہوئی ہی لوگ فرادی فرادی پر ہیں اور بعض
 فی کلمہ ہی کہ جماعت مگر اس نمازین کی جامی کچھ مضائقہ نہیں ہی اور اگر
 آواز بلند ہی ہو تو ہی کچھ مضائقہ نہیں ہی اور اس نماز کی بعد یا قبل
 خطبات نہیں ہو یا قائل ہے سبوح کہن اور چاند کہن میں تصدق کرنا
 مستحب ہی بخاری ہی روایت کی عابثہ صدیقہ سی فرمایا پیغمبر خدا ہی چاند
 سبوح زشانیان بن خدا کی نشانوں میں ہی کسیکے مرنی جیسے ہی ان میں
 کہن نہیں لگتا جب تم کہن دیکھو دعا کرو اللہ ہی ان کی روشن ہونیکے
 اور تکبیر کہو اور نماز ہو اور تصدق کرو فقرا اور مساکین پر اور بخاری
 ہی اسناد ہی روایت کی کہ حکم فرمایا پیغمبر خدا سے اللہ علیہ وسلم ہی سبوح
 کہن میں آزاد کرنی ملوک کا نماز سلسقا یعنی پانی مانگنے کی امام
 ابو حنیفہ فرماتی ہیں کہ تمہے قانام ہی دعا طلب باران اور استغفار
 اور نضرع کا اور دعا کی وقت چاہی ہاتھ اوٹھائی اور چاہی چھو گھلیا اور
 او سکی پاس ہی او گھلی کو باندھ کی انگوٹھ اور سچ کی او گھلی میں حلقہ کر کے
 شہادت کی او گھلی ہی اشارہ کری اور پیغمبر خدا سے علیہ وسلم ہی اس دن میں
 نہایت ہاتھ کو بلند کیا یہاں تک کہ سفیدی آپ کی دونوں نعل کی ظاہر
 ہوئی اور کیفیت آپ کی ہاتھ اوٹھانی کی یہی کہ ہتھیلیاں زمین کی طرف
 تھیں اور ہتھیلیوں ہی آسمان کی طرف برعکس او سکی جو متعارف ہی
 میں اور اس سے تعین کو ہی نماز میں مسنون نہیں ہی اور اگر فرادی
 فرادی نماز ہی چاہی بہتر ہی مگر اس میں جماعت مسنونہ نہیں ہی اور
 اگر جماعت ہی گئی جامی درست ہی اور بعضی اپنی ہیں کہ جماعت مکرو

ہی اور بعد نماز کی خطبہ نہیں ثابت ہی اور صحیحہ سے اسد علیہ وسلم
 نے خطبہ جمعہ میں طلب بارئ کہا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَا رَتَبَهُ اور ایک
 روایت میں ہی میں مرتبہ اور ایک روایت میں ہی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَا رَتَبَهُ
 ان میں مرتبہ پر خدا کی حکم سی جمعہ سی جمعہ تک ایسا باقی برسا کہ لوگ تنگ
 ہوئی تب آپ نے دعا فرمائی ای پروردگار اگر درجہ چہری پر ہی اور جمعہ پر
 برسی اور یہ نماز سنی تھا اور سو وقت پڑھی جاسی کہ باقی نہ برسی اور نہیں
 اور کہوین جس ہی لوگ باقی پوین اور روایت کو پلاوین اور نہ رعیت
 کرن نہیں یا ہون کر کفایت نکرین اور اگر کفایت کرن تو نماز سنی تھا نہ
 پڑھی جاسی اور امام ابو یوسف اور امام محمد علیہما الرحمہ فرمائی ہیں کہ نماز سنی
 جماعت سی پڑھی جاسی اور رکعت بی اذان ہو کر تکبیر کی اور امام باقر علیہ السلام
 فرماتے قرآن کریم عبد میں اور بہتر یہ ہی کہ پہلی رکعت میں سب اسم اور
 دوسری رکعت میں ہی اتکس پڑھی جاسی اور سورۃ قیامت اور اقرب الی اللہ
 کا پڑھنا ہی آیای اور بعد نماز کی امام خطبہ پڑھی امام ابو یوسف نے حج کی نزدیک
 ایک خطبہ اور امام محمد نے حج کی نزدیک دو خطبہ پڑھی مقابل لوگوں کی زمین پر
 کھڑی ہوگی نہ منبر پر کزانی الروایات الفقہیہ اور بعضی احادیث سی پندر
 خدا صلی اسد علیہ وآلہ و سلم کا منبر پڑھنا اور خطبہ پڑھنا ہی ثابت ہی
 اور بعد خطبہ کی امام دعا کری قبلہ رخ کھڑی ہوئی اور لوگ بیٹھی ہوئی قبلہ
 رخ آئین کہیں اور دعا کو دراز کر ہی ایمان نہ کہ باقی برسی یاد و پھر ہو
 جاسی پھر دوسری روز نخلین اور اگر بلندی نہ برسی پڑھی اور نخلین اور
 زیادہ اس سی مستقول نہیں ہی اور مشائخ نے فتویٰ دیا ہی امام ابو یوسف

صحیحہ سے اسد علیہ وسلم
 نے خطبہ جمعہ میں طلب بارئ
 کہا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
 مَا رَتَبَهُ اور ایک روایت
 میں ہی میں مرتبہ اور ایک
 روایت میں ہی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
 مَا رَتَبَهُ ان میں مرتبہ پر
 خدا کی حکم سی جمعہ سی
 جمعہ تک ایسا باقی برسا کہ
 لوگ تنگ ہوئی تب آپ نے دعا
 فرمائی ای پروردگار اگر درجہ
 چہری پر ہی اور جمعہ پر برسی
 اور یہ نماز سنی تھا اور سو
 وقت پڑھی جاسی کہ باقی نہ
 برسی اور نہیں اور کہوین جس
 ہی لوگ باقی پوین اور روایت
 کو پلاوین اور نہ رعیت کرن
 نہیں یا ہون کر کفایت نکرین
 اور اگر کفایت کرن تو نماز
 سنی تھا نہ پڑھی جاسی اور
 امام ابو یوسف اور امام محمد
 علیہما الرحمہ فرمائی ہیں کہ
 نماز سنی جماعت سی پڑھی
 جاسی اور رکعت بی اذان ہو
 کر تکبیر کی اور امام باقر
 علیہ السلام فرماتے قرآن کریم
 عبد میں اور بہتر یہ ہی کہ
 پہلی رکعت میں سب اسم اور
 دوسری رکعت میں ہی اتکس
 پڑھی جاسی اور سورۃ قیامت
 اور اقرب الی اللہ کا پڑھنا
 ہی آیای اور بعد نماز کی امام
 خطبہ پڑھی امام ابو یوسف
 نے حج کی نزدیک ایک خطبہ
 اور امام محمد نے حج کی
 نزدیک دو خطبہ پڑھی مقابل
 لوگوں کی زمین پر کھڑی
 ہوگی نہ منبر پر کزانی
 الروایات الفقہیہ اور بعضی
 احادیث سی پندر خدا صلی
 اسد علیہ وآلہ و سلم کا منبر
 پڑھنا اور خطبہ پڑھنا ہی
 ثابت ہی اور بعد خطبہ کی
 امام دعا کری قبلہ رخ کھڑی
 ہوئی اور لوگ بیٹھی ہوئی
 قبلہ رخ آئین کہیں اور دعا
 کو دراز کر ہی ایمان نہ کہ
 باقی برسی یاد و پھر ہو جاسی
 پھر دوسری روز نخلین اور
 اگر بلندی نہ برسی پڑھی اور
 نخلین اور زیادہ اس سی
 مستقول نہیں ہی اور مشائخ
 نے فتویٰ دیا ہی امام ابو یوسف

بہنیں کیا اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک نہ امام قلب و اگر ہی طور قوم اور صابن
 کی نزدیک جب امام تھوڑا خطبہ پڑھ چکے تب قلب زد اگر ہی اور قوم کفرین اور
 طور قلب و اکا بہی کہ داہنی ہاتھ سے بائیں طرف کی سچی کا کنارہ اور بائیں
 ہاتھ سے داہنی کی طرف کی سچی کا کنارہ پکڑ کر اپنی دونوں ہاتھین کو ہتھ
 کی سچی اس طرح پہرے کہ جو کنارہ داہنی ہاتھ سے پکڑا تھا وہ داہنی کا ندھی
 پر اور جو بائیں ہاتھ سے پکڑا تھا وہ بائیں کا ندھی پر آ جا ہی اور سو وقت میں
 داہنا بائیں اور بائیں داہنا اور اوپر کا سچی اور سچی کا اور جو بائیں کا
 اور یہ طریقہ جب ہی کہ رد جو ہستی ہو اور اگر زد آمد و رفتی گول ہو تو دم
 طرف کو بائیں طرف اور بائیں طرف کو داہنی طرف لاو ہی اور امام احمد غزالی
 ابن عباس سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قلب زد
 کیا اور قوم نے ہی قلب زد کیا اور فتح القدر میں ہی کہ حکم کرنا پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قوم کو واسطے قلب زد آئی ثابت بہن ہی اور وقت
 قلب زد اگر ہی قوم کی پشت آ پ کی قوم کی طرف ہی اور امام اعظم رحم
 فرمائی ہیں کہ آپ نے جو قلب زد کیا یا قافل سے کیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ
 اس پیغمبر داہنی زمانہ کو متغیر کر ہی یا وحی آئی ہو گی کہ آپ زد کو قلب کیجی
 ہم زمانیکو بدین کی اور پائی برس اوچ اور اگر بائیں بہت برسی اور ضرر ہو
 لگی تو اس طرح دعا مانگی کا مصافحہ نہیں ہی کہ الہی پائی ہم پند ہو اور
 جہاں فائدہ ہو وہاں برسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی
 طرح کی دعا شدت بارش میں ثابت ہو ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم جب ہوا ہی شد اور ابرو دکھتی ہی رنگ چہرہ مبارک کی تغیر ہوتا تھا اور

مضطرب ہوتی تھی کہ مبادا اسکی ذیل میں کہ غراب آوی اور جب پانی برشا
شروع ہوتا تھا خوش ہوتی تھی اور وہ اضطراب دفع ہو جاتا تھا اور گھائی
بدن ہی پڑا جہد اگر تھی جو پانی برساتا تھا اور یہی تر کرتی اور فرماتی تھی کہ یہ پانی
برکت والا ہے ایسی خدا کی حکم سی اور ترا ہی نماز خوف جو امر مؤثر
کا پیش آئی جیسی تھی یہی آسمانی دن کو خلاف عادت یا روشنی زائر رات کو
یا آندھی سخت یا زلزلہ یا پانی کا مدت تک برساتا یا وبا یا خوف غالب دشمن کا یا
سوی اسکی اوہین نماز فرادی فرادی پڑھنا سبج ہی ابو داؤد فی تہذیب
سی روایت کی کہ جب پیچہ کو کسی امر سی غم ہوتا تھا تو آپ نماز پڑھتی تھی اور تڑپ
تھی روایت کی عکس یہی کہ ابن عباس سی کسی نی کہا کہ فلانی نی بی پیغمبرنی اتقلا
کیا تب ابن عباس یہہ سکی نماز پڑھنی لگی اور فرمایا کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی جب دیکھو کوئی امر مگر کا تو نماز پڑھو پھر کوئی شکر زیادہ
ہوگا اتقلا بی بی پیغمبر سی کہ یہہ برکت اور خیر والی ہیں اور ملا علی قاری
نی لکھایا کہ بصرہ میں زلزلہ واقع ہوا ابن عباس نی اسی سبب سی نماز
پڑھی اور جیسی شہر و ملین عادت ہی کہ آندھی کیوقت اذان کہتی ہیں یہہ
عادت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اربع سی منقول نہیں ہوا
اور وہ امام کی حالتین مگر کی نماز میں امام دعا قنوت پڑھی دوسری رکعت
میں بعد قدرت فراموشی تکبیر تکبیر اتنی تفسیر اسکے کی ہی نماز استعفا
جب کوئی گناہ واقع ہو اور سکی بعد در رکعت نماز استغفار کی سبج
ہی نزدیکی روایت کی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو نیک گناہ کری پھر ملہا تگری یعنی غسل

با وضو کرنا اچھی طرح پھر نماز پڑھی دو رکعت پھر مغفرت چاہی اللہ تعالیٰ
 ہی تو پروردگار اوسی بخشا ہی اور ان دو رکعتوں میں قل یا ادرقل
 ہو اللہ پڑھنا بہتر ہی حسب حال ایک قطعہ یا دو کیا قطعہ گنہہ ما بود فزون
 ز قیاس + عفو افزون تر از گناہ ہمہ + قطرہ ز آب رحمت تو بس است +
 شستن نامہ سیاہ ہمہ + رباعی باز آ باز آ ہر پنجہ بستے باز آ +
 گر کافر و کفر بستے باز آ + این جگہ مادر کہہ تو میدی نیست + عبد بلگر
 توبہ شکستہ باز آ + صلوة اسحاجتہ یہ نماز چار رکعت ہی
 اور چاہی دو پڑھی اور بعضوں نے کہا بارہ رکعت ایک سلام ہی تندی نی عبد
 بن ابی اوفی سی روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 جسی حاجت موزدا کیلوت یا کسی بندہ کی طرف وہ اچھی طرح وضو
 کری پھر پڑھی دو رکعت پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کی سبحان اللہ وغیرہ
 کہے اور درود وغیرہ پڑھی کہی لا الہ الا اللہ الخ لیم الکرم سبحان اللہ
 رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَسْتَغْفِرُكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ اَسْأَلُكَ مَخْرَجَاتِ رَحْمَتِكَ
 وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْفَيْئَاتِ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ اَثِمٍ لَانْتَدِمُ
 لِي ذُنُوبِي اَلَا عَفْوَتُكَ وَلَا هَمَّ اِلَّا فَرَحَتُكَ وَلَا حَاجَةَ بِي اِلَّا رَحْمَتُكَ اَلَا تَغْفِرُنَا
 يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور قول جمیل میں ہی کہ حاجت مشکل برائی کیوں اسلی
 چار رکعت پڑھی پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کی لا الہ الا انت سبحانک
 اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَاسْتَجِبْنَا لَہُ وَتَجِبْنَا لَہُ مِنَ الْعَسَمِ وَکَذَ اِلَکِ یٰحِیُّ
 الْمُوَدِّعِیْنَ سُو بار پڑھی اور دوسری رکعتیں بعد سورہ فاتحہ کی رَبِّ
 اِنِّی مَسْتَعِیذُ بِكَ مِنَ الْعَرْوَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ سُو بار پڑھی اور تیسری

بعد سورہ فاتحہ کہ اِقْرَأْ بِرَبِّكَ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ سُبْحَانَكَ يَا بَارِئُ
 جوتی میں بعد سورہ فاتحہ کی سو بار قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھی
 کر کے سو بار کہی اِنَّ الْمَغْلُوْبَ فَاْتَعَزَ نَحَارَ سَفَرٍ حَتَّىٰ يَمُوتَ
 سفر کرنی کی وقت اور دور رکعت مغربی آتی کہ وقت مستحب اور ضروری
 ہی کہ یہ نماز گہرین پڑھی جائی تبغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اسی
 مسجد میں پڑھی حدیث میں آیا ہی کہ نہ پاپا تبغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فی نہیں چھوڑا عمر میں سی کسی فی ایی اہل کی نزدیک کوئی چیز پتہ دور
 رکعت سی کہ پڑھا ہو سفر کی کہ وقت اہل کی نزدیک اور ابو داؤدی کہ ابن
 مالک ہی روایت کی کہ تبغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں آتی ہی مغربی
 مگر دیکھ روشن ہوئی اقباب کی وقت اور پہلی مسجد میں تشریف لیجائی بلکہ
 وہاں دور رکعت پڑھنی پھر وہاں جلسہ فرمائی اور مسلمان لوگ زیارت اوقاف
 ہوئی گویا ضروری صلوة الاستحارہ استحارہ کی معنی ہنکی جاننا
 تک کوئی کام مقصود ہو اور اپنا نام لکھنا کہ بہت ہو تو طہارت کر کے دو رکعت
 اہل سے سواری وقت مکروہ میں اور بہ اقل ہی اور اگر چاہی زیادہ
 بدی بعد مستحب اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کہ قل یا اور دوسری رکعت
 میں قل مواضع پڑھنا ہی پھر بعد نماز کی حمد خداوند تعالیٰ کہی یا اور چھ دو
 پڑھ کی بہرہ و عاری فی اللہ ان لا یغفر الذنوب الا هو ان لا یغفر الذنوب الا هو
 وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعِظِيمِ فَانْكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَ
 اِنَّتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ عَلِمْتَ نَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ
 دُنْیَیْ وَآخِرَتِیْ وَخَافِیْبَتِیْ اَمْرِیْ فَاقْدِرْ لِیْ وَیَسِّرْ لِیْ ثُمَّ لَبَّكْ

میں پڑھنی چاہیے
 اگر چاہیے
 اگر چاہیے

فی فیه وان کنت تعلم ان ذلک امر شرک فی ذنبی و عاشتی و عاقبتی امری فاقرب
 عنی و امر فقی عنہ و اقدر فی اخیر حینت کان غم اکر فی فیہ ہر اور بھی روایت
 میں یہی ای محاشی و عاقبتی امری کی غافل امری و اولیٰ علیٰ لور ہر بہ ہی کہ
 دونوں روایتوں کو جمع کر کے بعد عاقبتی امری کی کہی و اولیٰ علیٰ لور ہی اور بھی
 ذلک امر کی اپنی حاجت کا نام لی جیسی سفر وغیرہ اور بھی دل میں خیال کری اور
 دل میں کسی طرح اور خواہش نہ ہو اور اس کلام کی کرنی لگتی کو خدا کو سونپ
 دی پروردگار اوسکی دل میں جو معنون ڈالی اور جس پر دل قرار پکری اوسکو
 موافق کام کری کہ ذاتی الطبع و عاشتی الطحاوی اور حضرت انس ہی روایت ہی کہ
 فرمایا لو کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرای اس جب تصد کری تو کسی کلم کا پیر
 و سبتی کہ اللہ تعالیٰ ہی اوسکی لیسات بار ہر دیکھ جو کہ کبریٰ ولین القابو
 اوس پر جو بات کرو ہی بہتری کہ ذاتی ظہر جلیل اور اگر دل میں کہہ لیا تو غناز کو کر
 بڑی یہاں تک کہ آخر غرلا ہر جو اور سات مرتبہ تک مکر استقول ہوئی ہی اور حج
 اور جہاد اور جو امور خیر کی ہوں لو میں استخارہ تعیین وقت پر کری کہ یہ کلم کہ
 کہن اور کبریٰ مکر کی کہنوں مکر کہن اور خود ان کاموں کی کرنی پر استخارہ مکر کی
 بخاری جابر ہی روایت کی کہ کہنی بن جابر کہ سکھاتی تھی بلکہ پھر خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم استخارہ سب کاموں میں جیسا سکھاتی ہی سورہ قرآن ہی اور اگر شر
 مشائخ کہانی لکھا ہی کہ شخص کو چاہی ہی ہر روز ایک وقت میں دو رکعت نماز
 استخارہ پڑھ کی یہ کہی اللہم انی استخرک بکلک و استقدرک بقدرک فانک
 تعلم ولا اعلم و تقدر ولا اقدر و انت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم
 ان یسجد لانا فخرک فبیہ فی صحتی و حق اہلی و اولدی و فی حق عربی و عجمی و ہر

غیر غیری کی تہمتی تھی اور اولاد ہی و مالکیت یعنی من سامعی ہندہ الی مثلہا من
 الغد خیر علی فی دینی و معاشرتی و علاقہ آفری فاقد زہ فی ولسرہ فی ثم بارک
 فی زہیہ وان کنت ظلم ان جمیع ما اٹھو کر فیہ فی حق فی حق غیرتی و جمیع
 ما اٹھو کر فیہ غیرتی فی حق فی حق اولی و ولدی و مالکیت یعنی من سامعی ہندہ
 الی مثلہا من الغد شر فی دینی و معاشرتی و علاقہ آفری فاقد زہ عنہ و
 ظلم حق عنہ و اقد زہ فی الجہت کانت ثم ازہنے یہ اور غیر وزبوی
 فی کلبہا ہی کہ ہر چند اس کیفیت استخارہ میں کوئی حدیث نہیں پائی گئی لیکن
 عمل اس پر موافق حدیث استخارہ اور مناسبت اتباع سنت کی ہی اور اگر منظر
 ہوا استخارہ کرنا واسطی تھی کی تو پوشیدہ رکھی مگنے کو بہر وضو اچھی طرح سنا
 رعایت آداب وغیرہ کی کر کی مسجد جو سیکے نماز پڑھی اور ادنی ذکر کھت ہے
 بہر تعریف کری اللہ کی لہر زرگی سی یاد کری پھر تھی اللهم انک تقدر و
 لا اقدر و تعلم و لا اعلم و انت ظالم الغیوب فان رأیت ان فی فائدہ
 خیر الی فی دینی و دنیا ہی و آخرتی فاقد زہ الی وان کان غیر ما خیر استخارہ
 الی فی دینی و آخرتی فاقد زہ الی بہر معنوں ہی اوس حدیث کا جو روایت
 کی ابن جبلن فی اور بجای بقول فلا نہ کی نام اوس مورث کا جس سے ارادہ نکاح
 کا ہی لی صلوة الساجدہ حکم فی مسیح مستندک من روایت کی کہ
 فلا یزید احد من المسلمین و آلہ و سلم فی حسی منظور ہو قرآن مجید کا یاد کرنا اور
 حاقطہ کا تیر ہونا وہ مجید کی رات کو آخرتہائی میں اور گیمہ نہو سکی تو ادی یا نہیں
 اور گیمہ نہو سکی تو اولی اللہ ہی ہمار کتہ ہی کہتین الحمد اور سورہ میں اور دوسری کہتین
 الحمد اور سورہ حم الدخان جو پچیسویں پارہ میں ہی مذکور ہے کہتین الحمد اور

سوره الم السوره جو کسوں پاره میں ہی اور چوتھی کعت میں الحمد اور سورہ تبارک الہی
 اور بعد سلام کی یہ کہی الحمد للہ رب العالمین عند خلقہ اللهم صل علی سیدنا محمد
 بن النبی الامی الباقی وعلی آلہ واصحابہ البربرۃ الکرام وعلی سائر المنین و
 اغفر لجميع الموحنین والمؤمنات ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان پر ہر دعا
 پر ہی اللہ صحتی بزرگ للعاصی اے انا یقینے وارحمہنی ان رکعتوں بالا یقینے
 ہر وقتی حسین نظر کیا پر میںک عنی اللهم تدبیر السموات والارض والجلال
 والاکرام والعزۃ الہی لا ترام اسألک یا اللہ یا رحمن بجلالک وتوہجک
 ان تلزم قلبی حفظ کتابک کا علمتے وازرتنبی ان تلومہ علی الخوالدے
 مرتبک عنی اللهم تدبیر السموات والارض والجلال والاکرام والعزۃ
 الہی لا ترام اسألک یا اللہ یا رحمن بجلالک وتوہجک ان تنور ربوبک
 بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ قلبی وان تشرح بہ صدری
 وان تغسل بہ بدنی فانه لا یغیننی علی الخیر کول ولا یؤتیبہ الا انیب
 ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس عمل کو کری زمین صیبا پانچ
 سات جمعہ بدل ہوگی دعا اللہ کی مگر ہی اللہ حافظہ بیوگا اور امام شاہی
 فرج ہستی نکات نقصان حافظہ کی کی اوہوں بی نصحت کی گناہوں کے
 چھوڑنی کی اس کی کہ علم اللہ تعالیٰ کا فضل ہی اور فضل اللہ کا گنہگار کو ہیز
 ملتا صلوات اللہ علیہ عبد الغفرین داؤدنی لکھا ہی جو ارادہ کری جنت
 کا لازم کری اپنی اور صلوات اللہ علیہ اور عبد اللہ بن المبارک سی طریقہ اس
 نماز کا یوں مقبول ہی کہ تکبیر پڑھ کر پہلی سبحانک اللهم اخرجہ کی بندہ مرتبہ کہی
 سبحان اللہ و اللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر ہر احوال پر ہم اللہ

کری اور ہر وقتی اللہ تعالیٰ سے دعا کری کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر کام میں کامیاب فرمائے اور اس کی گناہوں کو بخیر تبدیل فرمائے آمین

اور سورہ فاتحہ پڑھنے کی کوئی سورہ طحا کی انہیں کلمہ کو دس مرتبہ پڑھ کر رکوع میں
 بعد میں مرتبہ سبحان ربی العظیم کی دس مرتبہ پڑھ کر رکوع ہی سر اوٹھاگی بعد سمع لعد
 لمن حمدہ ربنا لک الحمد کی دس مرتبہ پڑھ کر بعد میں بعد میں مرتبہ سبحان بلی
 للاعلیٰ کی دس دس مرتبہ اور درمیان دو سجدہ کی بیسیسہ کی دس مرتبہ پڑھ کر
 مرتبہ ایک رکعت میں یہ کلمات ہوئی اس طرح چار رکعت پڑھی میں سو مرتبہ یہ
 کلمات تار میں ہوگی ہر رکعت میں پہلی ان کلموں کی قرائت کری اور ان
 عبادتیں پوچھا کہ اس نماز کی کوئی سورہ آپ جانتی ہیں فرمایا ہاں البکم التکاثر
 اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور معنی روایت میں اذ از زلزلت
 اور والعدایات اور اذا جاء اور قل ہو اللہ کا پڑھنا آیا ہی اور معنی پڑ
 کہا کہ اس نماز کو پڑھیں دوپہر ڈھلے ظہر کی پہلی اور حق یہ ہی کہ کوئی وقت
 اسکا مقتدر نہیں ہی دن میں پڑھیں اور چالیس رات میں اور بعضوں نے
 لکھا ہی کہ سو سو پڑھنا اسکا جمعہ کی دن دوپہر ڈھلے اور امام غزالی نے احیاء
 میں لکھا ہی کہ یہ کلمہ بھی پڑھا جاویں وَلَا تَحُولُ وَلَا قُوَّةُ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 اور ایک روایت ہی اسباب میں وارد ہوئی ہی اور پڑھیں چالیس یہ چاروں
 رکعت ایک سلام ہی اور اس میں دو قعدہ کرنا ہی کذا فی القنیۃ اور تریذی نے
 نقل کی ہیں مبارک ہی کہ مسخ میری نزدیک یہ ہی کہ اگر رات میں پڑھی تو
 دو رکعت کی تبت کری اور اگر دن میں پڑھی تو چار رکعت ایک سلام سے
 اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ یہ چار رکعت ایک سلام سے
 پڑھی جائیں رات میں ہون یا دن میں اور شیخ عبدالحق نے لکھا ہی کہ کوئی
 مذہب امام اعظم کے یہ ہی کہ ایک سلام ہی پڑھیں چالیس اور ان کلموں کو

اور کئی ہی کلمے داخل سے یاد رکھیں اور اگر احتیاج کنی کی ہو کنہارہ اور کلمے سے کچھ
 اور ابو داؤد کی روایت کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چچا حضرت
 عباس سے فرمایا جب تم یہ نماز پڑھو گی اللہ شیکار تمہاری گناہ پھیلے اور
 پھیلے اپنی اور نئی چوٹی اور بڑی پوشیدہ اور ظاہر چوک اور جانکر اگر جو
 سکی ہر روز اسی پڑھو ایک مرتبہ اور نہیں تو ہر جمعہ میں ایک بار اور نہیں
 تو ہر مہینے میں ایک بار اور نہیں تو ہر سال میں ایک بار اور نہیں تو ساری
 عمر میں ایک بار اور اس روایت ابو داؤد میں پندرہ مرتبہ پڑھنا ان کلموں کا
 جو بعد سبحانک اللهم کی لکھا گیا مذکور نہیں ہی بلکہ مذکور یہ ہی کہ پندرہ مرتبہ
 ان کلموں کو بعد الحمد اور سورہ کی پڑھی اور باقی ایسا مذکور جو اس میں مرتبہ
 مفاہون میں کہنا ویسا کہی اور بعد دو تون سجدہ کی ہفتہ کی دس مرتبہ
 ان کلموں کو کہی تو وہی کچھ ہر رکعت میں ہو جائیگا اور بعد و میں ہفتہ
 کی پہلی یہ کلمات پڑھی جائیں اور پورا فی بجای ہون کلموں کی یہ کلمہ روایت
 کسی میں اللہ اکبر و الحمد لله سبحان اللہ اور اگر اس نماز میں حاجت
 سیرہ ہو کی پڑھی تو ان سجدہ میں کہیں نہ پڑھی جائیں کہ میں ہو
 سی زائد ہو جائیگی اور اگر ان کلموں کو کسی جگہ پر بول گیا یا شمار میں کم کیا تو
 اسکو دوسری جگہ پر پڑھی تا میں سو ہی کم ہوں اور جو اس نماز کو پڑھی
 بہتر یہ ہی کہ کبھی عباس کی روایت پر عمل کری اور کسی ابن مبارک
 کی روایت پر ضلوع الہول بعد دفن مردہ کی قبل گذرنی شب اول
 کی واسطے نماز مردہ کی عذابت سے مشائخ یہ نماز پڑھنی ہن مگر اسکے بعد
 خدا اور حدیث کی کتابوں میں جو متداول اور معتبر ہن نظر سے نہیں گذرے

اور جمع الزمان میں لکھا ہی سنت یہی کہ تصدق کری اولی مردہ کا قبل گذرنا
 اعلیٰ علیہ کی جو کچھ ہو سکی اگر کچھ نپاوی تو پڑھی دو رکعت بعد ہر رکعت میں بعد
 سورہ فاتحہ کی آیت الکرسی اور پل اتنگ دس مرتبہ پڑھی **قائل** جو مشائخ
 صورت کہ اتباع حدیث اور غنیمت ہو پڑھی اپنی اسلاف اولاد کا برکات کا اتباع لازم اور
 ضروری سمجھتی ہیں تو انہوں نے بہت طرح کی نمازیں اختراع کیں جن اور
 ادنیٰ نام مقرر کئی اور ان میں قیدین اور غصیبین لکالین ہیں اور انی اتباع
 سی پر ضد ہو کر اتباع شریعت اور تحصیل طریقت میں عمر صرف کرنا یا ہم ہی
واقفہ اب بین ہونا ہی اون وقتوں کا جن میں سن لو تو اعلیٰ کردہ
 پہلا فجر طلوع صبح صادق کی قبل نماز فجر کی سو ہی سنت فجر کی دو سہرا
 بعد فجر فجر کی تا طلوع آفتاب تک پھر آفتاب طلوع ہوتی کی وقت سی اپنی
 تک کہ دیکھنی میں بلند ہو ایک چوہا پادوزنہ اور پلا علی قاری نے اندازہ لیکہ
 نرہ کا تخمینا سات کزلکھا ہی پور محمد بن فضل نے کہا ہی کہ جب تک قدرت ہو
 فرض آفتاب کی دیکھنی کی تب تک وہ طلوع میں ہی اور جب عاجز ہوں
 دیکھنی ہی تب نماز فضل پڑھیں چوتھا شمسک دو بہرہاں تک کہ زوال ہو
 اور امام ابو یوسف کی نزدیک دن جمعہ میں زوال کی وقت نقل صباح ہے
 یا پھر ان بعد نماز عصر تا غروب آفتاب چوتھا وقت غروب آفتاب
 ساقولان بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب آٹھواں وقت
 خطبہ پڑھنی امام نے جمعہ کی دن لو ان وقت کلنی غیب کی واسطی
 خطبہ کی قبل شروع کرنی غیب کی دسواں بعد تمام ہونی خطبہ کی تا
 شروع ہوتی نماز جمعہ کی کسار مو ان وقت خطبہ عبد العزیز اور عبد الصلح

یار موان وقت خلد با کسوف خیر موان وقت خلد با کسوف
 جو موان وقت خلد جو کسوف موان وقت خلد جو کسوف
 وقت تکبیر نماز کسوف موان وقت تکبیر نماز کسوف
 اعظم عدلی فضل می ایام رساله کسوفین هفت روزه ۱۲ باره سوتهن هجری بدین
 در السور در جو کسوف در جناب سطلاب سالک طریقه قولیه متبع سینه سینه
 قدر شایس اهل حال صاحب باده و قدر و عقل جناب حاجی محمد
 امام بخش صاحب اولیامه الله الواهب بن امام کو
 پو پو خا خدا با غلاب کوا پس سی نفع عام هو اور اس هفتب کو اسکے
 میں فائدہ تام هو اور جو شخص اس سال کو کوئی اور اس سی فائدہ لبوی
 اوس سی امبیدی کہ دعای خیر سی فقیر کو نہ پوئی محمد لعلی نواله
 و فضل علی محمد و آکر

قلوبنا از تاج مع
 جناب مولوی فضل احمد
 عالی مدتی در سب فارسی
 جناب حاجی محمد بخش
 دام فناء و طبع
 چون نفع منافع عرب
 طبع گردید خیر حکم
 کرامت صاحب ان بخش
 کرامت صاحب ان بخش
 کرامت صاحب ان بخش

منوع		تقریر در سال اول سن	
۲	اصل چهارم	۸	شرح وار طبع
۱۲	تقریر السجود	۱۰	سنن در جمع
۱۵	تقارن الزوال	۱۱	تقارن الزوال
۱۶	نقل طبع عرب	۱۲	نقل طبع عرب
۱۷	نقل طبع عرب	۱۳	نقل طبع عرب
۱۸	نقل طبع عرب	۱۴	نقل طبع عرب
۱۹	نقل طبع عرب	۱۵	نقل طبع عرب
۲۰	نقل طبع عرب	۱۶	نقل طبع عرب
۲۱	نقل طبع عرب	۱۷	نقل طبع عرب
۲۲	نقل طبع عرب	۱۸	نقل طبع عرب
۲۳	نقل طبع عرب	۱۹	نقل طبع عرب
۲۴	نقل طبع عرب	۲۰	نقل طبع عرب
۲۵	نقل طبع عرب	۲۱	نقل طبع عرب
۲۶	نقل طبع عرب	۲۲	نقل طبع عرب
۲۷	نقل طبع عرب	۲۳	نقل طبع عرب
۲۸	نقل طبع عرب	۲۴	نقل طبع عرب
۲۹	نقل طبع عرب	۲۵	نقل طبع عرب
۳۰	نقل طبع عرب	۲۶	نقل طبع عرب
۳۱	نقل طبع عرب	۲۷	نقل طبع عرب
۳۲	نقل طبع عرب	۲۸	نقل طبع عرب
۳۳	نقل طبع عرب	۲۹	نقل طبع عرب
۳۴	نقل طبع عرب	۳۰	نقل طبع عرب
۳۵	نقل طبع عرب	۳۱	نقل طبع عرب
۳۶	نقل طبع عرب	۳۲	نقل طبع عرب
۳۷	نقل طبع عرب	۳۳	نقل طبع عرب
۳۸	نقل طبع عرب	۳۴	نقل طبع عرب
۳۹	نقل طبع عرب	۳۵	نقل طبع عرب
۴۰	نقل طبع عرب	۳۶	نقل طبع عرب
۴۱	نقل طبع عرب	۳۷	نقل طبع عرب
۴۲	نقل طبع عرب	۳۸	نقل طبع عرب
۴۳	نقل طبع عرب	۳۹	نقل طبع عرب
۴۴	نقل طبع عرب	۴۰	نقل طبع عرب
۴۵	نقل طبع عرب	۴۱	نقل طبع عرب
۴۶	نقل طبع عرب	۴۲	نقل طبع عرب
۴۷	نقل طبع عرب	۴۳	نقل طبع عرب
۴۸	نقل طبع عرب	۴۴	نقل طبع عرب
۴۹	نقل طبع عرب	۴۵	نقل طبع عرب
۵۰	نقل طبع عرب	۴۶	نقل طبع عرب

